فراتِ وقت

سلام و منقبت

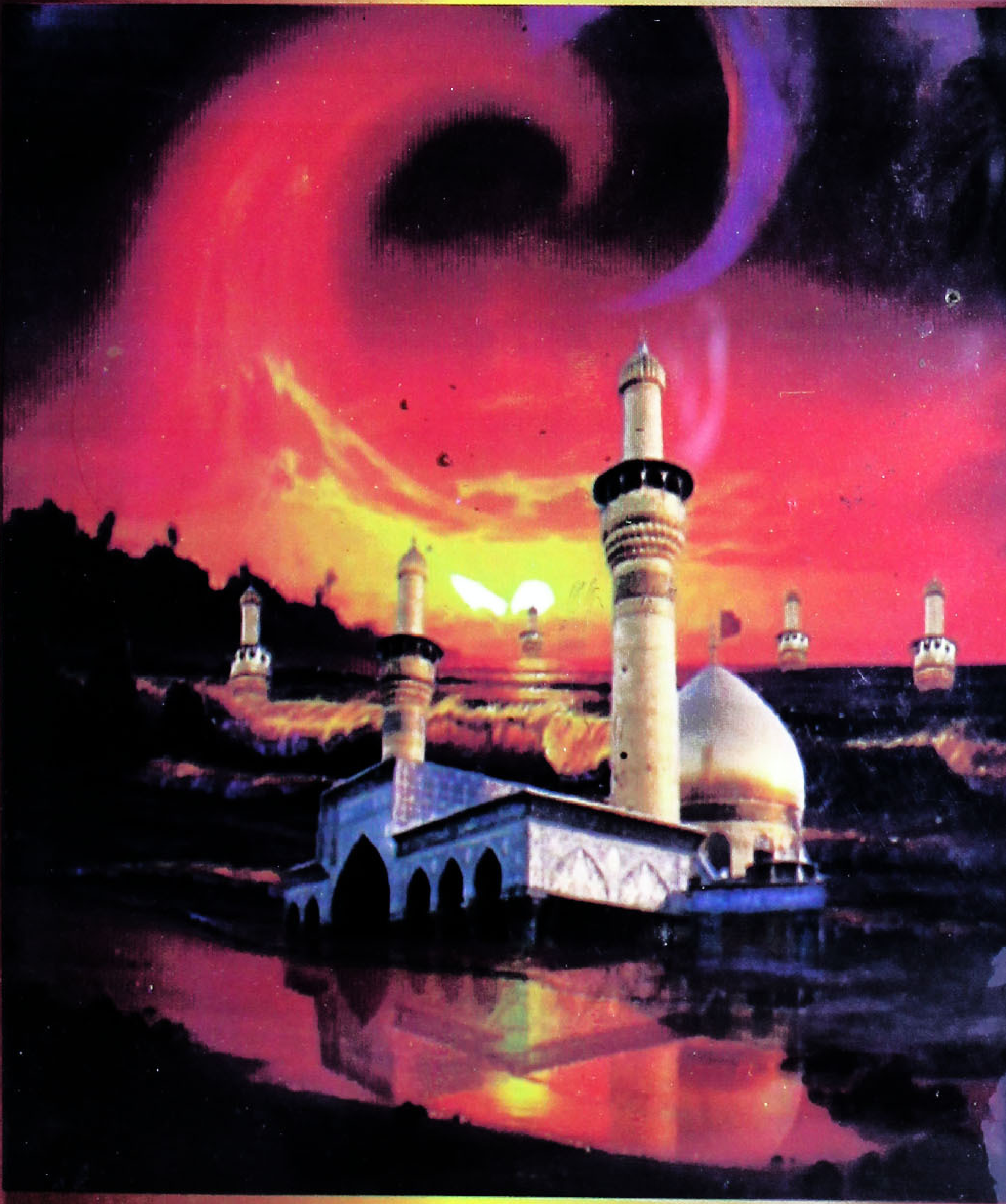

خورشید بیگ میلسوی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فراتِ وقت

(سلام ومنقبت)

خورشید بیگ میلسوی

Marfat.com

❖

کتابِ عشق کا جب اِنتساب لکھا گیا
حسینؓ ابنِ علیؑ بوترابؓ لکھا گیا
بطورِ خاص وہاں ذکرِ اہلِ بیتؓ ہوا
جہاں بھی عزم و عزیمت کا باب لکھا گیا

(خورشید بیگ میلسوی)

❖

Marfat.com

فراتِ وقت

(سلام ومنقبت)

❖

خورشید بیگ میلسوی

❖

حلقہء اہلِ قلم
آفس نمبر ۱۷، سیکنڈ فلور صادق پلازہ مال روڈ، لاہور

Marfat.com

111265

حلقۂ اھلِ قلم

دیدہ زیب اور خوبصورت کتب کا

واحد مرکز

اہتمام

احمد ہارون ثاقب

سید اظہر عباس بخاری

تزئین و ترتیب

علی حسین جاوید

انتخاب

شفیق الرحمٰن الہ آبادی

قانونی مشیر

سجاد حسین چوہان

ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

جملہ حقوق بحق محمد اطہر بیگ اور محمد سلیم بیگ کے نام محفوظ ہیں

نام کتاب	:	فراتِ وقت (سلام و منقبت)
شاعر	:	خورشید بیگ میلسوی
اشاعت	:	نومبر 2012
سرِ ورق	:	خوشی محمد ساجد
کمپوزنگ	:	یاسر عباس فراز۔شاہد حفیظ الہ آبادی
پروف ریڈنگ	:	اعجاز دانش
ناشر	:	حلقۂ اھلِ قلم
قیمت	:	350 روپے

تقسیم کار

- المدینہ دارالاشاعت یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
- ادارہ اسلامیات نیو انارکلی بازار لاہور
- کتاب سرائے اردو بازار لاہور
- حمد و نعت ریسرچ سنٹر، نوشین سنٹر کمرہ نمبر 19 سیکنڈ فلور اردو بازار کراچی

Marfat.com

انتساب

نامور علمی وادبی شخصیت

جاوید اقبال قزلباش

کے نام

جن کے حرف وقلم کا میں ہمیشہ معترف رہا ہوں

❖

Marfat.com

آبگینۂ حیات

اصل نام	:	مرزا خورشید بیگ
قلمی نام	:	خورشید بیگ میلسوی
پیشہ	:	میڈیکل پریکٹیشنر
اصنافِ ادب	:	شاعری، نثر (تنقید)
ادبی وابستگی	:	صدر: بزمِ سخن پاکستان میلسی
		سرپرست: حلقہ اہل قلم، ہاکس سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن
		ممبر: پاکستان رائٹرز گلڈ پاکستان
		نگران: ادبی سلسلہ "زرناب"، میلسی
مطبوعہ تصانیف	:	توخالق ہے تو مالک ہے (حمدیہ)
		جمالِ نظر (نعتیہ) (قومی سیرت ایوارڈ یافتہ)
		فراتِ وقت (سلام ومنقبت)
		ہجرتوں کے سلسلے (اردو غزل)
		بشارتوں کے امین موسم (اردو غزل)
		بارش کے بعد (اردو غزل)
		زیرِ طبع : لمحے کب زنجیر ہوئے (اردو غزل)
		نثری پیمانے (تنقیدی مضامین)
		حرفِ گہربار (تنقید نعت)
		سخن سرائے (کلیات)
رابطہ	:	مرزا کلینک فدہ بازار میلسی ضلع وہاڑی
		0302-7397438

Marfat.com

قوسِ قُزح

تحسین

1	بارگاہِ حسینؑ میں اظہارِ عشق و عقیدت	جاوید اقبال قزلباش	11
2	عقیدت و محبت کے افق پر ابھرتا ہوا خورشیدِ فکر	ڈاکٹر شاہد حسن رضوی	16
3	خورشید بیگ میلسوی کی مسالماتی شاعری	پروفیسر ڈاکٹر مختار ظفر	22
4	سلام و منقبت کے پھول	خورشید بیگ میلسوی	31

حمد و نعت

5	حمد: میری ہستی کو دشتِ بے کنارِ کربلا کر دے	37
6	دعائیہ: الٰہی پھر سے کوئی دیدہ ور عطا کر دے	39
7	نعت: نہ ماہتاب کے اندر نہ آفتاب کے بیچ	41

منقبتیں

8	اے خدیجہ طاہرہؓ، ایک نیک خُو	43
9	در مدحِ حضرتِ علی شیرِ خداؑ	45
10	اے خدا مقبول ہوں حرفِ ولائے مرتضٰےؑ	47
11	سراجِ علم و آگہی علیؑ ولی، ولی علی	49
12	میانِ لحۂ امکان ارتقاء ہے علیؑ	51
13	مرا عظیم راہبر علیؑ بھی ہے حسینؑ بھی	53
14	"نہج البلاغہ" سے چند اقوالِ زریں کا منظوم ترجمہ	55
15	منقبت درشان حضرت فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہا	59
16	اَلسلام اے نکہتِ باغِ رسالت اَلسلام	61

Marfat.com

17	قلب وجانِ مصطفیٰؐ ہے فاطمہؑ	63
18	اے امامِ پاک ہشتم بوالحسن حضرت علیؑ	67
19	اے علی بوالحسن ابنِ موسیٰ رضا، اے امامِ امم	69
20	چشمِ فلک نے دیکھا وہ منظر "لبِ فرات"	73
21	غمِ حسینؑ میں ہر آنکھ ہوگئی پرنم	75
22	میدانِ کربلا میں حضرت حسینؑ کا اعدا سے خطاب	77
23	فرموداتِ حسینؑ (عاشورہ پر)	81
25	اس طور قصرِ دین کو رخشندہ کر دیا	83
26	جاوداں ہے کربلا والوں کی شان	85
27	یہ کون سرافراز ہوا نوکِ سناں پر	87
28	جب شہادت کی داستاں لکھنا	89
29	اے نوکِ قلم اُسوۂ شبیرؑ رقم کر	91
30	جب سے ہوا ہوں واقفِ عرفانِ کربلا	93
31	خونچکاں ہے داستانِ کربلا	95
32	تیری نسبت ہو اگر اسوۂ شبیرؑ کے ساتھ	97
33	دامنِ شب کو تار تار کیا	99
34	اے حسینؑ ابنِ علی حق وصداقت کے چراغ	101
35	وہ مردِ حُرؑ وہ بے سروسامانِ کربلا	103
36	سوارِ دوشِ رسالتؐ ہے کون، میرا حسینؑ	105
37	ہواؤں کے لبوں پہ ظلم وجور کی کتھائیں ہیں	107
38	کون اس شان سے ہے جلوہ نما نیزے پر	111

Marfat.com

39 امامِ عالی مقام میرا سلام تجھ پر	113
40 نالۂ شب گیر ہو پیشِ نظر	115
41 حاصل اگر ہے دیدۂ بینا تلاش کر	117
42 پھر کیسے آفتاب ہو ہمسر حسینؓ کا	119
43 آسمانِ حریت کا چاند تارا ہے حسینؓ	121
44 شبیہِ شاہِ ہدیٰ کو حسینؓ کہتے ہیں	123
45 تربہ تر خونِ شہیداں سے فضا لگتی ہے	125
46 عزم کا کوہِ گراں ہے صبر کا دریا حسینؓ	127
47 خدا کا شکر مری چشمِ نم سلامت ہے	129
48 خطیبِ شعلہ بیاں ہے امامِ عالی مقامؓ	131
49 سچ مچ وہی ہے تیرا طرفدار یا حسینؓ	133
50 آنسوؤں کو پرتوِ حسنِ نظر لکھا گیا	135
51 ثنائے اہلِ بیتِ مصطفیٰؐ میرا وتیرہ ہے	137
52 حسینؓ پیغامِ زندگی ہے، حسینؓ کردارِ آدمی ہے	139
53 خونچکاں ہے سرزمینِ کربلا	141
54 پھر دشتِ بلاخیز ہے وحشت کی گھڑی ہے	143
55 حسینؓ ایک نام ہے جہاں میں ضبط و نظم کا	145
56 غمِ شبیرؓ میں جب حرفِ ہنر کھلتا ہے	149
57 طوفانِ اضطراب تھا نہرِ فرات میں	151
58 سرِ افلاکِ سخن دیدۂ خونبار کے ساتھ	153
59 ظلمت کدوں میں دن کا اجالا حسینؓ ہے	155

Marfat.com

60	خیال و فکر کی وابستگی حسینؑ سے ہے	157
61	کسی کی جیت کربلا، کسی کی مات کربلا	159
62	مرے دشتِ سخن کو گل بداماں کر دیا تو نے	161
63	اے شہیدِ کرب و بلا عالی مقامؑ	163
64	ہر حرف مرا حق و صداقت کی زباں ہو	165
65	حریمِ ناز میں یکتا حسینؑ جیسا کہاں	167
66	گزرا ہے ایک ایسا بھی عالم فرات پر	171
67	کب تلک جاری رہے گی اِبتلائے کربلا	173
68	خدا کرے کہ رہوں میں سدا حسینؑ کے ساتھ	175
69	حسینؑ عالی نسب ہے، حسینؑ عالی صفات	177
70	حسینؑ صبر و رضا کے پیکر سلام تجھ پر	179
71	کتابِ عشق کا جب انتساب لکھا گیا	181
72	اے حسینؑ ابنِ علیؑ تیری امامت کو سلام	183
73	ملا قرار مرے بے قرار لفظوں کو	185
74	سرورِ کونین کا نورِ نظر سجدے میں ہے	187
75	کتنی غم انگیز ہے سبطِ نبیؐ کی داستاں	189
76	لہو سے سرخ ہے تاریخ انقلابِ حسینؑ	191
77	اے شاہِ کربلاؑ ترے کردار کو سلام	193
78	ہے "العطش" کی صداؤں سے کربلا آباد	195
79	خون دے کر جسے کیا روشن	197
80	یہ کس نے اپنے لہو سے جلا دیا ہے چراغ	199

Marfat.com

بارگاہِ حسینیؑ میں اِظہارِ عشق وعقیدت

جاوید اقبال قزلباش

آج آپ کا مراسلہ ''فراتِ وقت'' کا مسودہ ملا۔ پڑھتا رہا اور سر دُھنتا رہا۔ کبھی آنکھوں نے سیلِ اشک جاری ہوا تو کبھی سینے سے آہوں کا دھواں اٹھا، بعض اشعار کی زیرِ لب زمزمہ خوانی کی اور کہیں تحسین و آفرین کے جزیروں کے چاروں طرف دل میں محبتوں کے طوفان اٹھے۔ گویا شعر نہیں پُر طلاطم طوفان تھے اور کہیں تو گویا ان شعروں میں دریاؤں کی روانی، سکون اور ہیبت تھی۔ غرض مجموعۂ اشعار کیا تھا کائنات کی نیرنگیوں اور بوقلمونیوں کا ایک وسیع تنّوع تھا جسے میں سمیٹے مجموعے کے ورق پلٹتا رہا۔ گویا زندگی کے طویل سفر میں کوئی مسافر ہر توقف کے بعد متحرک اور ہر حرکت کے بعد سکون سے متوسّل ہوتا ہو۔

آپ کے شعر زندہ، پُر جستجو اور متلاشی ہیں۔ یہ اعلیٰ انسانی قدروں کے امین اسرارِ کائنات کے رازدان اور معنویات کے مرقّعات ہیں اور کیوں نہ ہو کہ یہ شعر ان کے لیے کہے گئے ہیں جو کارزارِ ہستی کی تخلیق کا سبب ہیں۔ خورشید! آپ نے ''لب فرات'' سے وہ داستان چھیڑی ہے جس کی تکمیل ''سدرۃ المنتہیٰ'' اور ''قاب قوسین او ادنیٰ'' پر جا کر ہوتی ہے۔ عالم امکان کے قدم یہاں آ کر رک جاتے ہیں کہ عظمتِ واجب کا ایک ہیبت بھرا عالم جلوہ نما ہو جاتا ہے۔ عشق زقند بھر کر عالمِ امکان کو عبور کر چکا ہوتا ہے مگر واجب الوجود کی عظمت اسے عالمِ امکان کی سرحد پر سجدہ ریز کر دیتی ہے تب عشق آپ کی زبان میں پکارتا ہے۔

Marfat.com

جس نے عبودیت کا قرینہ بدل دیا
ایسا کوئی زمین پہ سجدہ تلاش کر!

خورشید بیگ میلسوی آپ نے آفاق وسراحداتِ عشق پر بیٹھ کر نہ کہ لبِ فرات پر یہ شعر کہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ روحُ القدس ہمیشہ آپ کا حامی ومددگار ہو! اور آپ نصفُ النہار پر خورشید ہی کی طرح درخشندہ رہیں (آمین)

آپ نے بارگاہِ حسینؑ میں جس عشق وعقیدت سے یہ کہتے ہوئے سلام پیش کیے ہیں کہ:

تجھ کو ہے گر تلاشِ متاعِ سخنوری
خورشید اس کے غم کا خزینہ تلاش کر

واقعاً آپ کو اس کے غم کا خزینہ بھی اور متاعِ سخنوری بھی عطا ہو گیا ہے۔

گویا عطشِ حسینؑ کے صدقے میں آپ کو یہ شعر عطا کیا گیا:

اے چشمِ آب جو تری غیرت کو کیا ہوا
میدانِ کارزار میں پیاسا حسینؑ ہے؟

اور ایک ایسی شانِ استغنا عطا ہوئی کہ آپ نے کہا:

دنیا کے مال و زر کی نہیں اس کو احتیاج
مومن کا دل تو طالبِ مولا حسینؑ ہے

فکرِ جستجو گر کو "لبِ فرات" نو بہ نو مضامین کے ایسے مرصّع نوادرات ملتے ہیں جیسے کہ آپ کو میسر ہوئے ہیں بقول آپ کے:

کیوں اس میں در نہ آئیں مضامینِ نو بہ نو
جس قصرِ فکر و فن کا دریچہ حسینؑ ہے

Marfat.com

ایسے ہی موقع پر غالب کا یہ شعر مجھے یاد آیا کہ:

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالب صریرِ خامہ نوائے سروش ہے

چنانچہ آپ نے آقائے نامدار کے وسیلے سے نو بہ نو مضامین کے انبار لگا دیے۔ آپ نے اپنے اس عقیدے کو دنیا ہی میں عملی جامہ پہنا دیا کہ:

وہ شخص دونوں جہانوں میں کامیاب ہوا
حسینؑ ابنِ علیؑ جس کا ہو گیا ہمدم

گویا دونوں جہانوں کے تمام غموں سے آپ کو نجات مل گئی، چنانچہ یوں شعر سرا ہوئے:

غمِ زمانہ سے کیا خوف ہو مجھے خورشیدؔ
غمِ حسینؑ سے بڑھ کر نہیں ہے کوئی غم

میدانِ نینوا میں حسینؑ ابنِ علیؑ کے اعدا سے خطاب کو آپ نے شعری رنگ دیا جس سے آپ کے کلام کو آفاقی رنگ حاصل ہو گیا اور کیوں نہ ہو ایک کائناتی اور آفاقی پیغام کا حامل جو ہو گیا ناں...... اسی لیے تو آپ کو یہ کہنا پڑا کہ:

خیال و فکر کی وابستگی حسینؑ سے ہے
مرا شعور مری آگہی حسینؑ سے ہے
غمِ حسینؑ ہے سرمایۂ ہنر میرا
مرا کلام مری شاعری حسینؑ سے ہے

اور حسینؑ سے اپنی احتیاج بیان کرتے ہوئے تمام عالم کو آپ نے ان الفاظ میں حسینؑ کا محتاج قرار دیا ہے۔

Marfat.com

پھر احتیاج ہے اس عصرِ بے امانی کو
یہ عرضداشت مری آخری حسینؑ سے ہے

کیونکہ:

تلاشِ امن و سکوں میں بھٹک رہے ہو کہاں؟
بھرے جہاں میں فقط آشتی حسینؑ سے ہے

حسینؑ جہاں صبر کا پیکر ہیں وہاں وہ جلالِ ذوالجلال کا پرتو بھی ہیں۔ یہ حقیقت میدانِ کربلا میں تین دن کے بھوکے پیاسے نے جوہرِ تیغ دکھا کر کی اور آپ جوان کی محبت میں سرشار ہیں آپ اپنے سلام میں یوں گویا ہوئے:

مرے افکار کو بخشی ہے تو نے ایسی بے باکی
مری نوکِ قلم کو تیغِ برّاں کر دیا تو نے

اور جب میں اس شعر پر پہنچا تو دیر تک اسے سراہتا رہا:

لہو لہو ہے موج ہائے دجلۂ سخن ابھی
دکھائی دے رہی ہے پھر ''لبِ فرات'' کربلا

کیا سلام ہے کیا عشق ہے اور کیا وفورِ عواطف کا دریا ہے!

میرے خیال و فکر کی نمو اسی دیار سے
مری حیات کربلا ، مری ممات کربلا

اور اپنے عہد کی کیا خوبصورت تصویر کشی کی ہے آپ نے کربلا کے حوالے سے:

یہ سب علامتیں ہیں میرے عہد کی حقیقتیں
منافقت ، فریب ، جبر ، حادثاتِ کربلا

Marfat.com

اور اشک فشاں خورشید بیگ اس شعر کی توصیف میں، میں کیا لکھوں؟

کچھ فراغت ہو میسّر سخن آغاز کروں
محوِ گریہ ابھی خامہ ہے عزا دار کے ساتھ !

واقعی اس شعر میں تو آپ کے نوکِ قلم کو اشک بہاتا دیکھتا ہوں۔ یقیناً آپ خود بھی رو رہے ہوں گے یہ شعر کہتے ہوئے۔ سلاموں کے اس مجموعے ''فراتِ وقت'' کے خالق خورشید بیگ میلسوی پر میرا سلام ہو! بے کلام یہ کلام غمِ شبیر میں ڈوبا ہوا درد و اَلم کا ایسا مرقع ہے جسے آپ نے ''لبِ فرات'' بیٹھ کر تخلیق کیا۔ اس میں آپ کی منقبتیں بھی ہیں مگر میرے قلم کو اب آگے لکھنے کا یارا نہیں کہ اس کا حوصلہ تھک چکا۔

اشکِ ماتم بہا کر اب فارغ ہوا ہوں، خورشیدِ عالم تاب ڈوب رہا ہے اور میں کربلا کی شامِ غریباں کی یاد میں، آخر میں آپ ہی کا شعر رقم کرتا ہوں کہ:

اسی کے خون سے روشن چراغِ مصطفویؐ
رخِ حیات پہ تابندگی حسینؑ سے ہے

درد آشنا دل آپ کو خدا حافظ کہتا ہے۔

آپ کا ارادتمند
جاوید اقبال قزلباش
مدیر ''پیغامِ آشنا''
ثقافتی قونصلیت اسلامیہ جمہوریہ ایران اسلام آباد

Marfat.com

''فراتِ وقت'' عقیدت ومحبت کے افق پر ابھرتا ہوا خورشیدِ فکر

ڈاکٹر شاہد حسن رضوی

شاعری خود ایک حقیقت نہیں بلکہ صداقت کی تفسیر ہے، خود ایک حُسن نہیں بلکہ حُسن کا ترنم ہے، خود ایک کیفیت نہیں بلکہ کیفیت کا بیان ہے، خود ایک قوت نہیں بلکہ قوت کا اظہار ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو شاعری کی حیثیت پھول کی سی ہے جس سے مشامِ جان معطر ہوتا ہے۔ اس کی خوشبو اور حُسن دونوں سے آنکھ اور دل کے ذریعے محسوسات کی دنیا آباد ہوتی ہے۔ یعنی اس کے ذریعے کائنات کے سربستہ راز ہماری پہنچ میں ہو جاتے ہیں۔ ہمارے سامنے ایک ایسی فضا ہوتی ہے جس میں زندگی کی صداقتیں، نزاکتیں اور آئینہ تمثال سب کچھ مکمل طور پر جلوہ گر نظر آتا ہے اور کائنات میں مستور حُسن وخوبی اور تکمیل وجذبات کی بے شمار دنیائیں مکمل طور پر قطار اندر قطار نظر آتی ہیں۔ ہر جانب پھولوں کے حسین پیکر، رنگ اور نغمے اور سنہری دھوپ میں تا حدِ نظر بادلوں کے قافلے رواں دواں رہتے ہیں۔ یہ ایسی تصاویر ہیں کہ وہ جمال وجلال اور نغمہ وترنم کو انسانی ذہن پر منعطف کر کے زندگی کی اعلیٰ وارفع صداقتوں اور حقیقتوں کو پیش کرتی ہیں اور یہ حقیقت شاعری کی ہر صورت اور ہر آہنگ پر صادق آتی ہے چاہے وہ عام شاعری ہو یا مقصدی شاعری۔ مقصدی شاعری سے قریب تر اور ہم مزاج اخلاقی شاعری ہے۔ دنیا کی سبھی زبانوں میں اس نوع کی شاعری موجود ہے جس میں اخلاقیات، مذہبی جذبات وعقائد اور کائنات وفلسفۂ خیال کے تحت شاعری تخلیق ہوتی ہے اس کا بنیادی مقصد وسیع معنوں میں انسانی اخلاق

Marfat.com

کو اجاگر کرنا ہے۔

اس طرح شاعر معلّمِ اخلاق کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دے کر شاعری کی سطح کو بلند کرتا ہے۔ اس ضمن میں اردو شاعری میں اسلامی تصوف کا عکس نمایاں ہے، پھر ایک حقیقت بھی اپنی جگہ مسلمہ امر کی حیثیت رکھتی ہے کہ مقصدی شاعری کسی فرد کے لیے نہیں بلکہ اپنے توسیعی کینوس کے ساتھ قوم، ملک اور معاشرے کے لیے تخلیق کی جاتی ہے۔ ماضی میں مقصدی شاعری کو بوجوہ نظرانداز کیا جاتا رہا ہے اور مقصدی شاعری پر شعراء نے توجہ نہیں دی۔ اب وقت کا تقاضا ہے کہ اسے اظہارِ خیال کا مؤثر ذریعۂ اظہار بنایا جائے۔ اس پس منظر میں جناب خورشید بیگ میلسوؔی کی کاوشات لائقِ توجہ اور قابلِ صد تحسین ہیں کہ وہ اکیسویں صدی میں مقصدی شاعری کی شمع جلائے ادبی کینوس پر اشعار کی قوسِ قزح تخلیق کر رہے ہیں۔ ایک پکے اور سچے مسلمان کی طرح ان کا دل بھی حبِ اہلِ بیتؑ عظام کی محبت سے معمور ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ یہ محبت خاص عطائے خداوندی ہے اور یہ صرف اور صرف وما توفیقی اِلا باللہ والا معاملہ ہے۔ اعتبارِ کربلا سے راہگزرِ کربلا تک اور فراتِ وقت پر برپا طوفانِ کربلا اور پھر دل کے سفینے کو کنارِ کربلا جیسی رنگین و سنگین منازلِ عشق سے آگاہی ہر کس و ناکس کی بس کی بات نہیں۔ خورشید بیگ میلسوؔی بحرِ عشق کے شناور ہیں اس لیے ان کے اسلوب سے محبت ہی محبت عیاں ہے۔ ''فراتِ وقت'' کے سلام ومناقب میں کون سا شعر ایسا ہے جسے خورشید نے اعتبار اور وقار عطا نہیں کیا۔

آنسوؤں کو پرتوِ حُسنِ نظر لکھا گیا
گریہ و ماتم کو معیارِ ہنر لکھا گیا

Marfat.com

حرف وہ شہرِ سخن میں معتبر ٹھہرا نہیں
جو یزیدِ وقت کے زیرِ اثر لکھا گیا

جب سے یہ دنیا تخلیق ہوئی ہے خیر اور شر میں ٹکراؤ (Dialectics) ہوتا رہا ہے۔ اور اس کے اثرات شاعری کے کینوس پر نمایاں رہے ہیں۔ انیس و دبیر سے لے کر آج تک کون سا ایسا شاعر ہے جس نے ٹکراؤ کی کیفیات سے گریز کی راہ اختیار کی ہو۔ شاعرانہ حسیت کسی بھی دور میں اس سے گریز کی خواہاں و متحمل نہیں رہی بلکہ جذبات کی لو وقت کے ساتھ ساتھ شعلہ فشاں ہی بنی ہے، مدھم ہرگز نہیں ہوئی۔ جبر کے بالمقابل روشنی کا مستقر، مصلحت کوشی کے بالمقابل بصیرت و روشن ضمیری، عہدِ ستم شعار کے رُوبرو مردانِ حق شعار، منافقت و ریا کاری کے مقابل حق و صداقت، ہر عمل کے ردعمل کی طرح صدیوں سے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑے ہیں۔ اور شاعرانہ حسیت حق پرستانہ انداز سے ان کیفیات کا جائزہ لے رہی ہے۔ خورشید بیگ میلسوی نے ایک شاعرِ حق پرست کی طرح سلام و مناقب کی ایک ایسی فضا پیدا کی ہے جس میں طے شدہ حقیقتوں کو بھی ایک نئی جلا اور ایک نیا آہنگ ملا ہے۔

انہی کے دم سے آدمی کا مرتبہ بلند ہے
دلیلِ عظمت بشر علیؑ بھی ہے حسینؑ بھی
نظر نظر میں ضوفگن ، مثالِ مہر ضوفشاں
گلی گلی ، نگر نگر ، علیؑ بھی ہے حسینؑ بھی
نہ اس میں اختلاف ہے نہ اس سے انحراف ہے
جہاں میں نام معتبر علیؑ بھی ہے حسینؑ بھی

Marfat.com

اور یہ تمثال بھی ملاحظہ ہو کہ

یہ سب علامتیں ہیں میرے عہد کی حقیقتیں
منافقت ، فریب، جبر ، حادثاتِ کربلا

خورشید کے ہاں تغزل و تنظم کا ایک جہانِ معنی آباد ہے، بات صرف شاعری پر ہی نہیں رکی بلکہ فکر و فلسفہ ایک نئے آہنگ میں قاری کے سامنے آ کھڑے ہیں ''فرموداتِ حسین'' کو پڑھیے، میدانِ کربلا میں حسین ابنِ علیؓ کا اعدا سے خطاب'' ملاحظہ کیجئے''ابتلائے کربلا کو دیکھیے ''نکہتِ پنجتن'' پر نظر رکھیے یا پھر قرطاس در قرطاس بکھرے سلام و مناقب کے پھول چُنیے۔ خورشید نے جو بھی لکھا کمال فکر رسا سے لکھا۔ بقول شخصے اچھی شاعری وہی ہے جس کا کوئی مقصد ہو اور سب سے عظیم مقصد انسانیت اور اس کی اعلیٰ اقدار کی ترجمانی ہے تاکہ وہ بھٹکی ہوئی انسانیت کی رہنمائی کر سکے اور یہ خوبی جناب خورشید کی شاعری میں بدرجہ اُتم موجود ہے۔ ان کی شاعری من حیث الجموع آفاقی اقدارِ حیات کی ترجمان ہے۔ ان کے اسلوب میں بھی سادگی اور راست پن (Directness) ہے احساس اور تجربے کی ایک مربوط فکر نیکی اور سچائی کی تلقین۔ احساسات کے بانکپن، جذبات کی جی داری اور فکر کی سلاست روی کی ایک مستحکم اور توانا انفرادیت۔ ان کا شاعرانہ سفر رومان سے ذہنی انقلاب کی طرف ارتقاء کی عمدہ روایت کا امین ہے۔ خورشید کے قلم کو قدرت نے بھرپور اعتماد عطا کیا ہے۔ ایک ایسا اعتماد جس کی روشنی میں انہوں نے زندگی کا سفر ایک مخصوص ذہنی افتادِ طبع یا باالفاظ دیگر ایک مخصوص نظریے کے تحت طے کیا ہے۔ تاریخ اور فلسفے کے گہری شعور کی فکری توانائی میں سمو کر لہجے میں للکار کا عنصر خورشید کی خاصیت ہے۔

Marfat.com

حاصل اگر ہے دیدۂ بینا تلاش کر
تاریخ کے افق پہ ستارہ تلاش کر
اک دشتِ بے اماں ہے پسِ چشم خوں فشاں
اے جذبِ بے کراں کوئی دجلہ تلاش کر
جس نے عبودیت کا قرینہ بدل دیا
ایسا کوئی زمین پہ سجدہ تلاش کر

اور محبت کے قرینے کی ایک نادر مثال ملاحظہ فرمایئے:

اب توہر سانس ہے مصروفِ عزاداری میں
"دل کی دھڑکن ترے ماتم کی صدا لگتی ہے"
سرِ افلاک لہو رنگ شفق کی چادر
خوں میں ڈوبی ہوئی زینبؑ کی رِدا لگتی ہے
سُوئے مقتل ہے رواں کون جریؑ ابنِ جریؑ
منہ چھپائے ہوئے خورشید قضا لگتی ہے

خورشیدؔ نے حبِ اہلِ بیت رضوان اللہ اجمعین میں اس طرح ڈوب کر لکھا ہے کہ ہر ہر لفظ، ہر ہر تلمیح اور ہر ہر مصرع میں محبت ہی محبت سموئی اور سمائی ہے اور اَعدائے اہلِ بیت کا ذکر ندارد۔ جس سے ان کی شاعری نئی آن بان اور شان عطا ہوئی ہے اور وہ آفاقی محبتوں کے امین بن کر سامنے آئے ہیں۔

کروں گا آلِ محمد ﷺ کا تذکرہ ہر دم
جہاں تلک بھی مرے دم میں دم سلامت ہے
صداقتوں سے گریزاں ہو کیسے میرا قلم
کہ میرے ہاتھ میں اس کا علم سلامت ہے

Marfat.com

غزل اور نظم کی ہیت میں اور کہیں کہیں آزاد نظم (Blank verse) کی صورت میں پیش کیے گئے۔ سلام ہائے عقیدت اور مناقب کو خورشید نے بھرپور محبت اور عقیدت عطا کی ہے ایک مربوط فکر اور پرواز آسا ندرتِ بیاں، ان کی نظم کی مثال ایک دریا کی سی ہے۔ جس میں نشیب وفراز بھی ہیں اور ایک تسلسل ووحدت بھی۔ خیال ارتقا اور تسلسل کی بھرپور تعمیری قوت اور یہ سب عطائے ربِ جلیل ہے اور خورشید پر کرم اور جود وسخا کی انتہا۔

اُمید واثق ہے کہ "فراتِ وقت" محبانِ خانوادۂ رسول اور عامۃ المسلمین کے لیے محبت وعقیدت کا ایک انمول استعارہ ثابت ہوگی۔ خدا کرے زورِ قلم اور زیادہ ہے کہ اسی کی توفیق سے قائم خانہ سازِ ہستیٔ دل۔

خورشید بیگ میلسوی نے شعر کو جو عظمت ووقار بخشا ہے وہ بے صلہ نہیں رہے گا۔

(انشاءاللہ)

Marfat.com

خورشید بیگ میلسوی کی مسالماتی شاعری

پروفیسر ڈاکٹر مختار ظفر

خورشید بیگ میلسوی خطے کے نامور شعراء میں ایسا معتبر نام ہے جس نے یہاں کے شعری حُسن میں اضافہ کیا۔ اس لیے کہ وہ تخلیقی کیفیت میں ڈوب کر شعر کہتے ہیں۔ انہوں نے غزلیات اور حمد ونعت کے جو مجموعے تخلیق کیے ہیں وہ اس دعوے کی تصویب کرتے ہیں۔ حمد ہو یا نعت یا غزل، اس نے ہر صنف کے مزاجی تقاضوں کو پورا ہی نہیں کیا بلکہ اس میں نئے رنگ بھرے، نئی نکہتیں اور نیا بانکپن دیا اور اس طرح کہ:

کبھی خرد کے جہاں سے گزرے، کبھی جنوں کا نگر بسایا

انہوں نے ''سلام ومنقبت'' کی شعری قلم رو میں جو اپنے جوہر دکھائے ہیں انہیں وہ ''فراتِ وقت'' کے نام سے شعری مجموعہ کی صورت میں پیش کر رہے ہیں اس مجموعے کی شاعری دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ شاعر عالمِ تصور میں ''لبِ فرات'' کھڑا ہے اور دریائے فرات کی لہو رنگ تلاطم خیز موجوں سے صدیوں کی کہانی سن رہا ہے......ایک ایسی داستانِ خونچکاں جس کا ایک ایک لفظ جاں گسل بن کر شاعری کی رُوح میں اُتر رہا ہے اس سانحہ عظیم کے کئی مناظر اس کی نظروں کے سامنے سے گزر رہے ہیں۔ ظلم وجور کا منظر......عزم وثبات کا منظر......عشرتِ قتل گہِ اہلِ تمنا کا نظارہ......کشتگانِ کربلا کی خون میں بھیگی لاشیں یہی سب کچھ خورشید کی اس شاعری سے منعکس ہو رہا ہے۔

نالہ و شیون میں ہے مصروف دریائے فرات
سن رہا ہوں ایک مدت سے صدائے کربلا

111265

Marfat.com

لہو لہو ہے موج ہائے دجلۂ سخن ابھی
دکھائی دے رہی پھر لبِ فراتِ کربلا

شاعر اپنے شعور وفکر کو بھی سانحۂ کربلا کی دَین سمجھتا ہے اور اپنے اشعار میں جو قلبی محسوسات اور دلی واردات پیش کرتا ہے اسے بھی جس طرح عطائے کربلا گردانتا ہے، واقعیت پر مبنی محسوس ہوتا ہے۔

کربلا کی دَین ہیں فکر و شعور و آگہی
دولتِ شعر و سخن بھی ہے عطائے کربلا

اسی سے اہلِ بیت کے ساتھ ان کی عقیدت ومحبت کے بحرِ بے کنار کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

''سلام ومنقبت'' شعری اصناف ہیں۔ ''سلام'' وہ خاص نظم ہے جس میں کربلا کے عظیم حادثہ کے واقعات کا تذکرہ کیا جاتا ہے اور شہدائے کربلا کے فضائلِ حسنہ بیان کیے جاتے ہیں۔ یہ غزل کی ہیئت میں لکھا جاتا ہے۔ ''منقبت'' سے مراد وہ اشعار ہیں جن میں صحابہ کرامؓ بالخصوص حضرت علیؓ، آئمہ کرامؒ اور صوفیائے عظام کی توصیف کی جاتی ہے۔ ان دونوں اصناف میں جو کچھ بھی پیش کیا جاتا ہے وہ زیادہ تر شعوری کاوش کے تحت ہوتا ہے، اس لیے وہ ذہن کو تو اپیل کرتا ہے کیونکہ اس کی جہت باہر سے اندر کی طرف ہوتی ہے اور اس کی نکتہ طرازیاں قاری کے شعور کو گرفت میں لے لیتی ہے اور وہ شاعر کو داد دیئے بغیر نہیں رہتا لیکن اس سے دل نہیں دہلتا، دل جبھی دہلتا ہے جب شاعر کا دل محشرِ صد نالہ ہو اور وہ نالے لفظیات کے آہنگ میں دلوں کو چھیڑیں۔

Marfat.com

تب کہیں نظر آتی ہے مصرعۂ تر کی صورت

یہی صورتیں خورشید بیگ کی شاعری میں ان کا منفرد رنگِ سخن متعین کرتی ہیں ،اس کی بنیادی وجہ ان کا شعری تجربہ ہے جس کی جہت اندر سے باہر کی طرف ہے۔سو وہ جو کہتا ہے اس کے دل سے پھوٹتا ہے،اسی لیے اس کا شعری نغمہ پُرتاثیر اور اثر انگیز ہوتا ہے۔

''لبِ فرات''میں بھی شعور و جذبہ ساتھ ساتھ چلتے ہیں......شعور،روشنی بن کر اور جذبہ،آنچ کی مانند......بنیاد یہ ہے کہ شاعر کو اہلِ بیت اور شہدائے کربلا سے جو والہانہ عشق ہے وہ اضطراب انگیز بھی ہے،درد و سوز کا باعث بھی اور تخلیقی تہیج کا موجب بھی۔یہ بات ان کے اس قسم کے کئی اشعار سے ظاہر ہے:

اُتر آیا میری آنکھوں میں تیری یاد کا موسم
مری ہر شام کو''شامِ غریباں''کر دیا تو نے

............☆............

کیوں نہ ہر شعر میں ہو میرے، وفا کی خوشبو
تیریؑ سیرت میری سوچوں کی غذا لگتی ہے

............☆............

میرے ہر حرف میں ہے کرب و بلا کی تاثیر
ذہن روشن ہے تری فکرِ گہر بار کے ساتھ

خورشید اپنے اسی عشق اور غم کو اپنا سرمایۂ حیات سمجھتے ہیں۔جو زندگی میں ان کے لیے Catharsis،سرور و لذت اور درد و الم کی متاعِ بے بہا ہے اور آخرت

Marfat.com

میں نجات اور فوزوفلاح کی کلید......اس نعمت پر ان کا خدا کے حضور تشکر و امتنان کا اظہارِ خاص اس بناء پر بھی ہے کہ یہی احساس ان کی قلبی واردات میں تموّج اور اس شعری تخلیق کا موجب بنتا ہے۔ مثلاً

خدا کا شکر مری چشمِ نم سلامت ہے
حسینؓ ابنِ علیؓ تیرا غم سلامت ہے
تمام عمر مسلسل سلام لکھتا رہوں
غمِ حسینؓ کے صدقے قلم سلامت ہے

............☆............

ثنائے اہلِ بیتِ مصطفےٰ میرا وتیرہ ہے
یہی میری عبادت ، یہی میرا وظیفہ ہے

خورشید بیگ کی مسالماتی شاعری، اسلوب اور مواد کی جن خوبیوں سے مزّین ہے ان میں اسوۂ حسینؓ کا تذکرہ، آلِ محمدؐ کی عظمتوں اور عزیمتوں کا احاطہ، جرأت و بے باکی اور حق و صداقت کی علمبرداری میں ان کی سرفروشی و جاں نثاری کے سلسلے زیادہ نمایاں ہیں۔ انہوں نے اسوۂ حسینؓ میں آپؓ کے جس کردار کو زیادہ فوکس کیا ہے وہ حُسینیت ہے اور اسے جس انداز سے پیش کیا ہے ،موٴثر ہے۔ پھر اس پیشکش کی دو جہتیں ہیں۔ ایک عناصر و اوصاف کا تذکرہ ہے جن کے حسین امتزاج سے یہ کردار متشکل ہوا ...... دوسرے قاری پر اثرات کا انتاج.....حُسینیت کے تشکیلی عناصر میں آپ نے ان کے بہت حوالوں کو پیش کیا ہے۔ مثلاً اوامر و نواہی کی پاس داری...... اعلائے کلمتہ الحق ، ضیائے ابتلا و آزمائش ......پیکرِ صبر و رضا و مہر و وفا.....محورِ فکر

Marfat.com

ونظر، راہبر وصراطِ مستقیم، معیارِ زندگی وبندگی اور کردار وعمل، عنوانِ نظم وضبط اور عزم وثبات...... دلیلِ عظمتِ بشر، نشانِ جادۂ منزل، مظہرِ حقیقت وعرفان، پیامِ حریت وعزیمت، درسِ اخلاق وآدمیت، اثاثۂ دینِ محمدی...... یوں خیر وشر کی ستیزہ کاری میں شرارِ بولہبی کے مقابلے میں حسینیت ''چراغِ مصطفوی'' کا وہ استعارہ ہے جس کی Dimension کثیر الابعاد ہے چند شعر ملاحظہ ہوں۔

اسی کے خوں سے ہے روشن چراغِ مصطفویؐ
رخِ حیات پہ تابندگی حسینؑ سے ہے
عزم کا کوہِ گراں ہے صبر کا دریا حسینؑ
ظلمتوں سے بر سرِ پیکار ہے پیاسا حسینؑ

..........☆..........

اس نے بخشا ہے شعورِ زندگی
زندگانی ہے، رہینِ کربلا

..........☆..........

فکرِ حسینیت کی حفاظت ہے عین فرض
دینِ محمد کا اثاثہ حسینؑ ہیں

حسینیت کی اس تفہیم اور اس کے ابلاغ کے ساتھ دوسری جہت یہ ہے کہ یہ ''نقش ہائے کربلا'' جو ہمارے سامنے مہر وانجم کی طرح روشن ہیں، ہمیں ہی دعوتِ فکر وعمل دے رہے ہیں اور یہ روشنی ہمارے ہی جادۂ سفر کے لیے ہے (پھر اس سے اغماض کیوں؟) اس لیے اس کی رہنمائی میں ہمیں ہی چلنا ہوگا اور حق وصداقت کی سربلندی کے لیے اسی راہ پر اسی منزل کی طرف رواں دواں رہنا ہوگا جوان نقوشِ سرمدی

Marfat.com

نے فرزوں کر رکھی ہے۔اس لیے کہ

لمحۂ موجود ہو یا عرصہ ہائے رفتگاں
گویا ہر اک عہد ہے آئینۂ فردا حسینؑ
صداقتوں سے گریزاں ہو کیوں قلم میرا
کہ میرے ہاتھ میں اس کا علَم سلامت ہے
کربلا والوں سے یہ درس ملا ہے ہم کو
جوہر عِزم سرِ راہگزر کُھلتا ہے

............☆............

نشانِ جادۂ منزل ہے کس کا نقشِ قدم
کسی کا نقشِ کفِ پا حسینؑ جیسا کہاں

انہوں نے کربلا کو بھی استعارے کے جس تناظر میں پیش کیا ہے وہ ہے آزادی وحُریت کا۔یزیدِ وقت کے بالمقابل نبرد آزمائی کی طاغوتی طاقتوں کے سامنے عزم وہمت اور ثابت قدمی کا......اور کربلا کی اس توقیر کا باعث صرف اور صرف حسینؑ ابنِ علیؑ کے قدوم مبارک اور نقوشِ پا ہیں۔

ظلمتوں کے بالمقابل، جبر کے ہر عہد میں
کربلا کو روشنی کا مستقر لکھا گیا

مجموعے میں جو گلہائے منقبت شامل کیے گئے ہیں وہ بھی فکر وفن کی حُسن کاری کے نمونے ہیں۔ان میں پانچ ''نمودِ حسنِ ازل'' حضرت علیؑ اور چار ''سیرتِ ختم الرسلؐ کا شاہکار'' حضرت فاطمۃ الزہراؑ کی شان میں لکھے گئے ہیں۔ان منظومات

Marfat.com

میں کائنات کی ان نادرہ کار ہستیوں کے اوصاف وکمالات کے جو جلیل و جمیل گل ولالہ پیش کیے گئے ہیں وہ خورشید بیگ کے عشق کی شمیمِ ناز سے مہک رہے ہیں۔ اس مہک سے کون ہے جو سرشار نہ ہو جو گرویدہ در گرویدہ نہ ہو۔ ان کے علاوہ شاعر نے کچھ افکار و اقوال کی منظوم ترجمانی میں جو اپنا جوہر دکھایا ہے وہ بھی اس حقیقت کا غماز ہے کہ شاعر نے اپنا تخلیقی تاثر قائم کرنے کی جو کاوش کی ہے وہ ہر سطح پر کامیاب نظر آتی ہے۔

خورشید بیگ کے اس شعری مجموعے کا فنی جائزہ بھی ذہن کشا ہے۔ فن کوئی بھی ہو اس کی صورت گری اسے جاذبِ نظر اور مؤثر بناتی ہے۔ شاعری میں محسوسات کی صورت گری، لفظیات، علائم و رموز، مصرعی دروبست، لہجے اور سلیقے سے ہوتی ہے اور شاعر کی شعری عظمت کا درجہ متعین کرنے کے لیے اسے اس کسوٹی پر بھی پرکھا جاتا ہے...... جب ہم خورشید بیگ کی زیرِ نظر تخلیق کو اس آئینے میں دیکھتے ہیں تو ان کی شعری دسترس اور قدرتِ کلام پر خوش گوار حیرت ہوتی ہے اس لیے کہ اس کی فکرِ رسا نے موزوں لفظیات (Dicition) کا ایسا انتخاب کیا ہے جو ان کے خیال کے ابلاغ کا پورا حق ادا کرتی ہے۔ اس ڈکشن میں انہوں نے متناسب اور رواں بحروں کے پیمانوں میں سلیقے اور قرینے سے جو خوش لہجہ تراکیب، معنی خیز استعارات اور خیال انگیز تشبیہات استعمال کی ہیں وہ ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اس سے ان کی شاعری میں جہاں ہم آہنگی کی فضا ملتی ہے وہاں کم لفظوں میں مفہوم و معنی کی وسعتیں سلسلہ در سلسلہ پھیلی ہوئی ہیں۔

یہ بات پیشِ نظر رہے کہ خورشید بیگ نے سلام و منقبت کے پردے میں دردوکرب اور اوصاف وفضائل کی جو دنیا بسائی ہے نہ اس کا ذکر نیا ہے نہ تفصیل نئی اور

Marfat.com

نہ ہی اسلوب و اظہار کے امکانات زیادہ ہیں۔ مگر یہ شاعری کی جودتِ طبع اور تخیل کا اعجاز ہوتا ہے کہ وہی باتیں نئے پیرہن میں سامنے آ جاتی ہیں۔ خورشید بیگ کی جودتِ طبع اور تخیل کی پرواز نے بھی نئے مناظر تخلیق کیے ہیں جوان کے پیرایۂ اظہار کے مرہونِ منت ہیں۔ اس پیرائے میں ان کی رواں شعری بحروں، ترکیبوں، استعاروں اور تشبیہوں کی خوبیٔ استعمال کا کمال ہے۔ بعض بحریں اور ردیفیں ایسی خوش آہنگ (Rhythmic) اور رجزیہ (Exciting) ہیں کہ قاری جذب ہو کے رہ جاتا ہے۔ مثلاً:

وہ خوش مقال وخوش دہن، چمن چمن، دمن دمن
نگر نگر ، گلی گلی ، علیؑ ولی ، ولی علیؑ
ہر ایک امتی کی لوحِ دل پہ ہے کُھدا ہوا
خفی جلی ، جلی خفی ، علیؑ ولی ، ولی علیؑ

ہمارے شاعر نے سہ لفظی تراکیب سے جو کام لیا ہے، خیال آفریں ہے مثلاً خطیبِ شعلۂ بیاں، سفیرِ امن واماں، فضائے ظلمتِ دوراں، سراجِ علم وآگہی، شبیہِ شاہِ زماں، دخترِ خیرالوریٰ جیسی متعدد تراکیب اس لیے سجائی ہیں کہ یہ ان کے جذبوں کے وفور کا تقاضا تھا اور یہ تقاضا انہوں نے خوبی سے نبھایا۔ متناسب لفظوں کے حسین امتزاج سے وجود میں آنے والی یہ تراکیب خیال کی مختلف دلالتوں کے ابلاغ میں صحیح کردار ادا کرتی ہیں۔

شعر کی روح، اس کی رمزیت وایمائیت میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ تشبیہ واستعارہ اس کے بڑے وسائل ہیں...... خورشید بیگ نے کربلا کے دل خراش واقعات اور دل

Marfat.com

گداز کیفیات کے اظہار اور اہلِ بیتؑ کی سیرت و کردار کے محسنات کو اجمال و ایمائیت میں پیش کرنے کے لیے تشبیہ و استعارہ کے وسائل کو جس قرینے سے استعمال کیا ہے وہ ان کے جمالیاتی احساس اور قادر الکلامی پر دال ہے۔

المختصر یہ کہ شاعر نے اپنی ذات کے سوز و ساز اور اس کی لطیف واردات کے ابلاغ و اظہار کے لیے ایسی فنی رموز سے کام لیا ہے کہ ان کی یہ شاعری نغمۂ پُرسوز بن گئی ہے جو ہمارے شعور کو بھی متحرک کرتی ہے۔ سو اگر وہ ساغر صدیقی کی زبان میں یہ دعویٰ کریں کہ:

جنوں کی سادگی ہم ہیں خرد کا بانکپن ہم ہیں

تو اسے تعلّی نہ سمجھا جائے...... اس لیے بھی کہ انہوں نے اپنے شعری فکر و فن میں ہم آہنگی (Hormony) کا التزام کیا ہے، یہاں تک کہ اس نے اس مجموعے میں بھی بہتّر تخلیقات ہی شامل کی ہیں...... عین اُس تعداد کے مطابق جو قافلۂ کربلا کے اُن روشن جبیں افراد کی تھی جو "ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیم جاں" کی علامت تھے اور جن کے بارے میں عبداللہ نیاز کیا خوب فرما گئے:

گرے جب کشتگانِ کربلا کے خون کے قطرے
جنودِ کبریا بے اختیار اُترے قطاروں میں
وہ ہاتھوں ہاتھ اٹھا کر لے گئے اس گنجِ حمرا کو
پرے باندھے کھڑے تھے اہلِ جنت سوگواروں میں

Marfat.com

سلام ومنقبت کے پھول

خورشید بیگ میلسوی

''سلام ومنقبت'' ایمان کی شمعِ توحیدورسالت کی وہ کرن ہے جس کے رنگوں کی قوسِ قزح میں انقلابِ وحدتِ اسلامی کا جمال وجلال جھلکتا ہے۔ سلام کہنے والا عقیدت کی جبیں لے کر کربلا کے میدانِ حُرّیت کے قافلہ سالار امامِ عالی مقام حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے اصحاب و انصارُ و اعزّ ہ کے حیران کن ''معجزہ شہادت'' کی رفعت وعظمت بیان کرتا ہے۔

سلام کی روایت ادب کی روایت کے آغاز سے جڑی ہوئی ہے اور میں جب (بحوالہ ڈاکٹر اسلم فرخی) ''آبِ حیات'' جیسی عظیم کتاب کے خالق مولانا محمد حسین آزاد کو حالتِ اِضطراب (جنوں) میں ہونے کے باوجود ''اِمام باڑے'' میں سلامِ حسینؓ پڑھتے ہوئے پاتا ہوں تو مجھ پر یہ معرفت کا باب پھر چراغِ تقویتِ ایمان اور نموئے اِرتقائے ادب میں سلام کی منفرد حیثیت وا کرتا ہے۔ کہ غزل محبت کے جذبے تک محدود ہو کر رہ گئی ہے اور مؤدت وہ ہے جو ایک جنونی کو بھی حسینؓ کی محبت نہ بھلانے دے اور مجلس برپا ہونے کا انتظار کرنے کی بجائے مؤدتِ اہلِ بیتؓ عظام میں سرشار ہو کر امامِ مظلومؓ کی عظمت وعقیدت بیان کر کے چلا جاتا ہے کہ جنونی تو وہ ہے ہی لیکن وہ یہ ثابت کر چلا کہ ''مؤدت'' جنون کے اثرات سے آزاد ہوتی ہے۔ دنیا بھر کے مفکرین اور نفسیاتی ماہرین کے لیے آزاد کا حالتِ جنوں میں پڑھا ہوا سلام یقیناً حیرت انگیز ہونا چاہیے اور صاحبانِ ایمان کے لیے معرفتِ مؤدت کا ایک اور لمحہ!

Marfat.com

خود کو جکڑ کے حلقۂ زنجیرِ عشق میں
دیکھو وہ آ رہا ہے قلندر حسینؑ کا

دراصل میرے نزدیک معرکۂ کربلا میں فلسفہ ''خون کا تلوار پر غالب آنے کا'' جواز اور منطق ہے کیونکہ یومِ عاشور پر ایک عظیم فیصلہ Logics اور Vison رکھنے والے حسینی Mindset کے افراد کو ایک بڑی دلیل سے آشنا کرتا ہے۔ کہ 72 افراد میں بھوک اور پیاس تھی جبکہ مخالف سمت میں حکومت کے خوشنما وعدے، انعامات کا لالچ اور وافر مقدار میں سہولیات، ظاہری فتح کا یقین واضح تھا۔ اس کے باوجود تاریخ حضرت حُرؓ کے فیصلے پر حیرت زدہ ہے کہ وہ کون سی چیز ہے جس کے پانے کے لیے عشق و آرام چھوڑا جا سکتا ہے اور وہ ہے صداقت کا ساتھ۔ حضرت حُرؓ کے اس فیصلے نے مجھے ابتدا ہی سے معرفتِ حسینؑ کی راہ کا مسافر بنا دیا تھا۔

''حُرؓ'' تو نہیں پہ ''حُرؓ'' کے غلاموں کا ہے غلام
خورشیدؔ بھی ہے تیرا عزادار یا حسینؑ

حسینؑ کا نواسۂ رسولؐ ہونا، دلبندِ بتولؓ ہونا اور بحران کے اس دور میں امام ہونا تو ان کے فضائل و مناقب ہیں ہی۔ سب مسلمانوں کو یہ بھی علم ہے کہ وہ جنت کے جوانوں کے سردار بھی ہیں۔ تو ان دیگر حوالوں سے یہ مہارتِ فن حسینؑ کی بارگاہ میں نوکری خیال کرتا ہوں۔ اور اس امامِ حسینؑ کا نوکر جس کے بارے میں خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شاہ اَست حسینؑ پادشاہ ہست حسینؑ
دین اَست حسینؑ دین پناہ ہست حسینؑ

Marfat.com

سر داد نہ داد دست در دستِ یزید
حقّا کے بنائے لا اِلٰہ ہست حسینؓ

اور مفکرِ اسلام فرماتے ہیں:

اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر
معنیٔ ذبحِ عظیم آمد پسر

اور اس ناچیز کا شعر دیکھئے۔

وہی مُقلّد خواجہ معینؒ کہلائے
جو لا اِلٰہ کی بنا کو حسینؓ کہتے ہیں

مصائبِ کربلا کے بیان ایسے ہیں جیسے صلیبِ غم پر مُعلّق ہونا اور غالباً سلام لکھنے کی یہ گھڑی شخصیت کی توڑ پھوڑ کر کے ساری لطافت اکٹھا کرنے میں مدد دیتی ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ غمِ حسینؓ کے احساس کرنے والوں پر کسی وقت بھی وہ عروج آسکتا ہے جس سے ایمان کے اوج کے لمحے کو چھوا جا سکے۔

خدا کا شکر میری چشمِ نم سلامت ہے
حسینؓ ابنِ علیؓ تیرا غم سلامت ہے
تمام عمر مسلسل سلام لکھتا رہوں
غمِ حسینؓ کے صدقے قلم سلامت ہے

منقبت کے باب میں بھی ''تحیرِ حیات'' میرا ہمسفر رہا۔ اہلِ بیتؓ کی منقبت کہنا میرے نزدیک ایک عظیم خدمتِ اسلام ہے۔ بابُ العلم حضرت علی کرم اللہ وجہ کی شان میں ان کی سخاوت، علم، شجاعت اور عدل کی تعریف لکھنا، خانوادۂ رسول ﷺ کی عظمت و بڑائی بیان کرنا، احساسات کی معرفت کی بنیاد پر یہ دریائے مُوّدت کے شناور

Marfat.com

کو ہی زیب دیتا ہے۔ کہ پنجتن پاکؑ کی فضیلت کیا ہے اور حضرت محمد ﷺ کا چادرِ تطہیر میں انہیں لانا کیا معنی رکھتا ہے۔ ہیئتِ نعت، منقبت و سلام تو ایقان و ادراک کا استنباط ہے۔ چشمِ حیرت تو چادرِ تطہیر تلے نورانی محفل کو الگ الگ کیسے دیکھ سکتی ہے۔ شاید اسی ایک لمحے غالب نے کہا تھا:

غالب ندیمِ دوست سے آتی ہے بوئے دوست
مشغولِ حق ہوں بندگیٔ بو ترابؑ میں

یوں ''بابِ منقبت'' وا ہونے سے ادراکِ ''من کنت مولاہُ فہذا علی مولاً'' کا آغاز ہوا اور ''سلام'' سے ''حسین منّی وانا من الحسینؓ'' کا۔

تاہم اس سے پہلے ''حمد و نعت'' کے مقدس موضوعات پر مقدور بھر لکھنے کا مٹھی بھر ''نیاز و عجز'' میرا وہ سرمایہ بنا کہ سلامِ نواسۂ رسول ﷺ کہہ سکوں۔ کہ یہ سب سلسلے سچے ہیں۔ اور سچ کو ہر حالت میں سچ ماننا میرا ایقان ہے۔ چاہے یہ اللہ جلّ شانہ کے بارے میں ہو، اس کے حبیب حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں ہو یا ''بابِ شہرِ علم'' فاتحِ خیبر حضرت علی المرتضیٰ سے متعلق ہو۔ یا شہیدِ نینوا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ہو۔ یا حضرتِ محمد ﷺ کی دخترِ ارجمند حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں ہو۔

یہ سارے مقدس سلسلے ایک ہی گھرانے سے وابستہ ہیں۔ چنانچہ یہ ایک فضیلت بھی یہاں کے در کی نوکری سے حاصل ہوتی ہے۔ جس میں خدا کے فضل و کرم سے میرا حصہ بھی شامل ہے۔

سلام و منقبت کے در دراصل اس عظیم خانوادے کی تائید و ستائش کے لیے تب ہی کھلتے ہیں جب اس گھرانے کا کرمِ خاص ہو۔ غم و آلام میں علامہ اقبال نے ''صبرِ

Marfat.com

حسینؑ بھی ہے عشق" اور "بدرِ حسینؑ بھی ہے عشق" میں مولا حسینؑ اور مولا علیؑ کا جس خوبصورتی سے ذکر کیا ہے۔ اس میں شبِ ہجرت، بسترِ رسولؐ (جو بظاہر موت کا بستر تھا) پر حضرت علیؑ کا سونا اور رضائے الٰہی کا حاصل کرنا ذہن میں آتا ہے۔ آپ ﷺ سے "درّہ خیبر" کا نانِ جویں کھا کر اکھاڑنے پر تحسین حاصل کرنا۔ اور اپنے سے زیادہ طاقت ور پہلوان کو پچھاڑ کر کلِ ایمان کی سند حاصل کرنا ہر ایک کا مقدر کہاں۔

یہ شے ہوئی مقدر کسی کے لیے

یہ اعزازات اور تقدیس شاعر کو رطبُ اللسانِ منقبت کرتا ہے۔ یہ تاریخِ اسلامی کی برکات و امداد کے وسائل ہیں۔ اور سب سے بڑا احسان ہے اس خداوندِ عظیم و برتر کا جس نے اس سے پہلے مجھے حمد و نعت کہنے کی سعادت عطا فرمائی ورنہ

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

آ گہی کے ان ستاروں کی روشنی کی بھیک نے مجھے سلام و منقبت کا شاعر بنا دیا۔

میں اس کتاب کو نابغہ ءعصر شخصیت، تبحرِ علمی کے مظہر جناب ڈاکٹر جاوید اقبال قزلباش صاحب کے نام معنون کرتے ہوئے انتہائی خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ میرے حروف کی ستائش کر کے حوصلہ دیا اور میرے تشنہ کاسہ ءسخن کو محبت سے سیراب کیا۔

اس موقع پر جناب ڈاکٹر مختار ظفر صاحب، ڈاکٹر شاہد حسن رضوی صاحب، احمد ہارون ثاقب صاحب، علی حسین جاوید صاحب اور جناب شفیق الرحمٰن اِلہ آبادی کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے مجھ سے اپنی محبتوں کا عملی اظہار کیا اور "فراتِ وقت" کی ترتیب و تزئین کے سلسلے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صدقہ اہلِ بیتِ عظام دین و دنیا کی بھلائیوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین

Marfat.com

قطعہ

تاریخ کا جمال ہے عباس علمدارؑ
خوش خُلق و خوش خصال ہے عباسِ علمدارؑ
خورشیدؔ جس کی جرأت و ہمت ہے بے مثال
وہ مردِ باکمال ہے عباسِ علمدارؑ

Marfat.com

حمد

مری ہستی کو دشتِ بے کنارِ کربلا کر دے
فصیلِ جسم کو یارب غبارِ کربلا کر دے

بھٹکتا پھر رہا ہوں در بدر صحرائے ظلمت میں
مجھے بھی آشنائے رہگزارِ کربلا کر دے

بصارت چھن گئی ہے دیدۂ ادراکِ عالم سے
زمانے کو شناسائے ، دیارِ کربلا کر دے

Marfat.com

جہانِ بے یقینی سے بچا لے قادرِ مطلق
مرے لفظوں میں قائم ، اعتبارِ کربلا کر دے

''فراتِ وقت''میں اک بے کراں طوفاں برپا ہے
مرے دل کے سفینے کو کنارِ کربلا کر دے

تری حکمت کے قرباں، جس کو جو چاہے بنا ڈالے
ذبیحِ کربلاؑ کو ، تاجدارِ کربلا کر دے

ترا خورشیدؔ بھی ہے کربلا والوں کا شیدائی
خداوند اسے بھی خاکسارِ کربلا کر دے

Marfat.com

دُعائیہ

الٰہی پھر سے کوئی دیدہ ور عطا کر دے
حسینؑ جیسا ہمیں راہبر عطا کر دے

ہر ایک حرف کو مل جائے تابِ گویائی
مرے کلام میں ایسا اثر عطا کر دے

مجھے بھی شاہِ نجفؑ ، شاہِ کربلاؑ کے طفیل
دیارِ کرب و بلا کا سفر عطا کر دے

Marfat.com

رہے جو مدحتِ شبیرؑ میں سخن آرا
مرے خدا مجھے ایسا ہنر عطا کر دے

الٰہی صدقۂ آلِؑ رسولِ مُطّلبیؐ
نظر کو تابش حسنِ نظر عطا کر دے

پھر اس کے بعد کوئی غم نہ ہو نصیب مجھے
حسینیتؑ کا غمِ معتبر عطا کر دے

منافقت کے جہاں میں اسیر ہے خورشیدؔ
محبتوں کے اسے بام و در عطا کر دے

Marfat.com

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

نہ ماہتاب کے اندر نہ آفتاب کے بیچ
جو تاب و تب ہے ترے حُسنِ لاجواب کے بیچ

دل و نگاہ میں فانوس جل اٹھے ہر سُو
یہ کون جلوہ کناں ہے خیال و خواب کے بیچ

حضورؐ آپ کے نقشِ قدم مہکتے ہیں
مثالِ موجۂ آبِ رواں سراب کے بیچ

Marfat.com

حضورؐ آپ کی سنت سے منحرف ہوکر
ہے میرے عہد کا انسان اضطراب کے بیچ

حضورؐ کیسے ترا سامنا کرے دنیا
منافقت ہے دلِ خانماں خراب کے بیچ

حضورؐ چشمِ عنایت گناہ گاروں پر
حضورؐ آپ کی امّت ہے پھر عذاب کے بیچ

ہر ایک قطرۂ اشکِ رواں ہے "دُرِ نجف"
ہے کس کا عکس مرے دیدۂ خوش آب کے بیچ

صداقتوں کا علَم ہاتھ سے نہیں چھوٹا
یہی ہے وصفِ جلی، آلِؑ بوترابؑ کے بیچ

مرے لیے یہ سعادت بھی کم نہیں خورشید
ہے اُنؐ کا نام مرے عشق کی کتاب کے بیچ

Marfat.com

حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہ

اے خدیجہؓ طاہرہؓ، اے نیک خُو
اے محمد مصطفےٰؐ کی آبرو

امّتِ مسلم کو تجھ پر ناز ہے
فاطمہؓ کی مادرِ مشفق ہے تُو

جو طہارت سے ہے تیری باخبر
ذکر کرتا ہے وہ تیرا باوضو

Marfat.com

تو ہے نانی جان ایسے فرد کی
دین کی جس نے بچا لی آبرو

بالیقیں ہوتا رہے گا تا ابد
تذکرہ تیری وفا کا چار سُو

تجھ سے تقویّت ملی ہے دین کو
تجھ سے ہے باغِ رسالتؐ مشکبو

نصرتِ اسلام، کی تو نے سدا
مرحبا اے طاہرہؓ صد مرحبا

Marfat.com

در مدح حضرت علیؓ شیرِ خدا

صاحبِ جُود و سخا تجھ پر سلام
مردِ میدانِ وغا تجھ پر سلام
حاملِ صدق و صفا تجھ پر سلام
پیکرِ مہر و وفا تجھ پر سلام

اے علیؓ شیرِ خدا تجھ پر سلام

تو شجاعت کا ہے اِک زندہ نشاں
تیری جرأت کا ہے قائل اِک جہاں
منقبت تیری ہو کس منہ سے بیاں
تیری عظمت برتر از وہم و گماں

اے علیؓ شیرِ خدا تجھ پر سلام

خورشید بیگ میلسوی

Marfat.com

تو ہے بے شک دشمنِ کبر و ریا
کیوں نہ ہو چرچا ترے کردار کا
تو ہے دامادِ محمد مصطفیٰ

اے علیؓ شیرِ خدا تجھ پر سلام

علم ہے لاریب تیرا بے کراں
منکشف ہیں تجھ پہ اسرارِ جہاں
ہر کس و ناکس، سبھی پیر و جواں
ہیں تری توصیف میں رطب اللساں

اے علیؓ شیرِ خدا تجھ پر سلام

قلبِ مومن کا ہے تو آئینہ دار
قوم پر احساں ہیں تیرے بے شمار
باوقار و پُروقار و ذی وقار
ہے لبِ خورشیدؔ پر، پروانہ وار

اے علیؓ شیرِ خدا تجھ پر سلام

Marfat.com

منقبت کے پھول

اے خدا مقبول ہوں حرفِ ولائے مرتضٰیؑ
منقبت کے پھول لایا ہوں برائے مرتضٰیؑ

تیرا ہر ذرّہ ہوا دُرِّ نجف ، خاکِ نجف
اے خوشا بختے کہ تو ہے زیرِ پائے مرتضٰیؑ

اِک اِشارے پر پلٹ آیا ہے سورج آپ کے
بھا گئی ربِ تعالٰی کو ادائے مرتضٰیؑ

Marfat.com

جنگ کا ہر فیصلہ تلوار کر سکتی نہیں
اِس کا دعویدار ہے کوئی سوائے مرتضٰےؓ؟

معدنِ عرفان و حکمت مخزنِ علم و یقیں
مُصحفِ نہج البلاغہ ہے عطائے مرتضٰےؓ

اے محبانِ علیؓ ، اے جانثارانِ علیؓ
بے اَثر ہرگز نہیں ہوتی ، دُعائے مرتضٰےؓ

جس جری نے فاتحِ خیبر کا پایا ہے لقب
دَر حقیقت ہے وہی شیرِ خدائے مرتضٰےؓ

"میں ہوں شہرِ علم ، اور اِس کا ہے دروازہ علیؓ"
خود محمد مصطفٰیؐ ہیں آشنائے مرتضٰےؓ

Marfat.com

علیؑ ولی

سراجِ علم و آگہی ، علیؑ ولی ، ولی علیؑ
پیامِ امن و آشتی ، علیؑ ولی ، ولی علیؑ

علیؑ ولی کی زندگی ہے افتخارِ آدمی
پکارنے لگے سبھی ، علیؑ ولی ، ولی علیؑ

رقم ہے گام گام پر ، زبانِ خاص و عام پر
یہ نعرۂ قلندری ، علیؑ ولی ، ولی علیؑ

خورشید بیگ میلسوی

Marfat.com

وہ خوش نصیب ہے جسے شعورِ حیدریؑ ملا
شعورِ بندگی علیؑ ، علیؑ ولی ، ولی علیؑ

وہ خوش مقال، خوش دَہن ،چمن چمن ،دَمن دَمن
نگر نگر ، گلی گلی ، علیؑ ولی ، ولی علیؑ

حسنؑ ،حسینؑ کا اَبی ، نبی پاکؐ کا وصی
خدا کا ضیغمِ جری ، علیؑ ولی ، ولی علیؑ

ہر ایک اُمتی کی لوحِ دل پہ ہے کُھدا ہوا
خفی جلی ، جلی خفی ، علیؑ ولی ، ولی علیؑ

Marfat.com

سحر نما ہے علیؑ

میانِ لحہء امکان ارتقاء ہے علیؑ
جہانِ ماضی و فردا کا پیشوا ہے علیؑ

وفورِ عشق کہیں جذبِ اصفیاء ہے علیؑ
شعور و علم و معارف کا سلسلہ ہے علیؑ

نمودِ حسنِ ازل آلِ بوترابؑ میں ضم
فضائے ظلمتِ دوراں میں پُر ضیاء ہے علیؑ

Marfat.com

کتابِ زیست کا ہر باب کھلتا جاتا ہے
کچھ ایسی شان سے منبر پہ لب کشا ہے علیؑ

یہ نام ذہن سے اب محو ہو نہیں سکتا
دل و نگاہ پہ یوں نقش ہو گیا ہے علیؑ

زمینِ کرب و بلا نے یہ کر دیا ثابت
سدا حسینؑ کی صورت، سحر نما ہے علیؑ

یہ افتخار و نوازش ہے ہر بشر کے لئے
خدائے ارض و سماوات کی عطا ہے علیؑ

ہمیں نہ خوفِ حوادث نہ ڈر ہے طوفاں کا
ہماری ناؤ کا خورشیدؔ ناخدا ہے علیؑ

Marfat.com

عظیم راہبر

مرا عظیم راہبر، علیؑ بھی ہے حسینؑ بھی
قدم قدم پہ ہمسفر، علیؑ بھی ہے حسینؑ بھی

انہی کے دم سے آدمی کا مرتبہ بلند ہے
دلیلِ عظمتِ بشر، علیؑ بھی ہے حسینؑ بھی

ہمیں کسی سے کیا خطر، ہمیں کسی سے کیا غرض
ہمارے ساتھ ساتھ گر، علیؑ بھی ہے حسینؑ بھی

Marfat.com

ہزار ہم اسیرِ ظلمتِ شبِ الم سہی
نوید آمدِ سحر، علیؓ بھی ہے حسینؓ بھی

نظر نظر نیں ضو فگن، مثالِ مہرِ ضو فشاں
گلی گلی نگر نگر، علیؓ بھی ہے حسینؓ بھی

لبِ جہاں پہ کیوں نہ تذکرہ ہو اہلِ بیتؓ کا
نبیؐ کے بعد راہبر، علیؓ بھی ہے حسینؓ بھی

نہ اس میں اختلاف ہے، نہ اس سے انحراف ہے
جہاں میں نامِ معتبر، علیؓ بھی ہے حسینؓ بھی

Marfat.com

''نہج البلاغہ'' سے چند اَقوالِ زریں کا منظوم ترجمہ

احسان

مولا علیؑ کا یہ فرمان ہے کتنا عالی شان
بچو ہمیشہ اس کے شر سے جس پہ کرو احسان

خاموشی

جاہل کا پردہ خاموشی عالم کی ہے شان
''بابِ شہرِ علم'' کا دیکھو کیسا ہے فرمان

Marfat.com

گناہ اور گناہ گار

حضرت علیؑ کا قول ہے یہ قولِ دلنشیں
نفرت گناہ سے ہو گناہگار سے نہیں

موت خود حافظ ہے

ہے یقیں شیرِ خداؑ کے قول پر اے ہمنشیں
موت کرتی ہے حفاظت زندگی کی بالیقیں

زباں

''زباں'' درندہ صفت ہے اسے کھلا مت چھوڑ
کہ یہ درندہ تجھے چیر پھاڑ کھائے گا

Marfat.com

تکبر

گناہوں پر ندامت ہی گناہوں کو مٹاتی ہے
تکبر نیکیوں پر ہو، تو نیکی بھی نہیں رہتی

اشک وسجدہ

یہ قولِ مرتضیٰؑ نہج البلاغہ کے ہے محضر پر
جو سجدوں میں نہیں روتا وہ روتا ہے مقدر پر

Marfat.com

اِستغفار

قولِ زریں ہے علیؑ کا پھر بھی وہ مایوس ہیں
جن کو "اِستغفار" کی قوت ملی ، حیرت میں ہوں

گناہ کبیرہ

خطا کو گر ہم خطا نہ سمجھیں یہ درحقیقت بڑی خطا ہے
کسی گناہ کو صغیر کہنا، گناہ سب سے یہی بڑا ہے

Marfat.com

منقبت در شان حضرت فاطمۃُ الزہرہ سلام اللہ علیہ

دُخترِ خیرُ الوریٰؐ ہے فاطمہؓ
ہمجلیسِ مرتضےٰؓ ہے فاطمہؓ

مل گیا خاتونِ جنت کا لقب
سیدّہ ہے ، طاہرہ ہے فاطمہؓ

مادرِ حسنینؓ عالی مرتبت
تُو چراغِ حق نُما ہے فاطمہؓ

آؤ قلب و جان و دل روشن کریں
روشنی کا دائرہ ہے فاطمہؓ

Marfat.com

آپؐ کے اخلاقِ حسنہ کی امیں
ترجمانِ مصطفےؐ ہے فاطمہؑ

گفتگو میں جس کی تاثیرِ لبن
کس قدر شیریں نوا ہے فاطمہؑ

تُو خدیجہ طاہرہؑ کے دل کا چین
بنتِ فخرِ انبیاؑ ہے فاطمہؑ

اس کی عفت پر ملائک دم بخود
با حیا ہے، با صفا ہے فاطمہؑ

تیری میلادِ مقدس کے طفیل
گھر کا گھر آراستہ ہے فاطمہؑ

میں نے اپنی لاڈلی بیٹی کا نام
بہرِ نسبت رکھ دیا ہے فاطمہؑ

کس سے ہو خورشیدؔ توصیفِ بتولؑ
عظمتوں کی اِنتہا ہے فاطمہؑ

Marfat.com

منقبت حضرت فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہ

اَلسلام اے نکہتِ باغِ رسالت اَلسلام
اَلسلام اے فاطمہؓ ، خاتونِ جنت اَلسلام

ہم ترےؓ یوم ولادت کی خوشی میں بے حساب
پیش کرتے ہیں بصد آداب حرفوں کے گلاب

اے محمد مصطفےٰؐ کی لاڈلی ، جانِ پدر
کارِ محنت سے نہ تو نے جی چُرایا عمر بھر

اے علیؓ شیرِ خدا کی غمگسار و راز داں
تیرے سر پر ہے خدا کی رحمتوں کا سائباں

تیریؓ سیرت سے مہکتا ہے چمن زارِ حیات
تیرے کردار و عمل سے زندگی کو ہے ثبات

Marfat.com

ہیں ترے حسنینؓ عالی مرتبت لختِ جگر
پاک طینت حضرتِ زینبؓ تری نورِ نظر

اپنے خوں سے ظلمتِ شب میں سویرا کر دیا
تیری آلِؓ پاک نے ہر سُو اُجالا کر دیا

ہو نہیں سکتا کوئی تیری سخا سے منحرف
تیری آغوشِ ولایت کا جہاں ہے معترف

پیکرِ مہر و محبت ، پیکر عفت شعار
گلشنِ مولا علیؓ کو تو نے بخشا ہے نکھار

حسنِ فطرت کے نوادر سے سجایا تو نے گھر
تا قیامت جو رہے گا روشنی کا مُستقر

السلام اے سیدہ ، اے فاطمہؓ ، زہرہ بتولؓ
تیرےؓ مرقد پر سدا ہو رحمتِ حق کا نزول

اَنجم و خورشید ہی تیرے نہیں ہیں مدح خواں
ہیں ملائک بھی تری توصیف میں رَطبُ اللساں

Marfat.com

منقبت در شان حضرت فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہ

قلب و جانِ مصطفیٰؐ ہے فاطمہؑ
راز دانِ مرتضیٰؑ ہے فاطمہؑ

صابر و شاکر ہے ہر اِک حال میں
پیکرِ صبر و رضا ہے فاطمہؑ

اے نبیؐ کی جان اے زہرہؑ بتولؑ
تُو عطائے کبریا ہے فاطمہؑ

نکتہ چیں تیری فضیلت پر ہو کون
تُو محمدؐ کی دُعا ہے فاطمہؑ

Marfat.com

مردِ میدانِ وغا ہے جس کی آلؓ
دینِ احمدؐ کی بقا ہے فاطمہؓ

نوکِ خامہ نے کتابِ عشق کے
ہر ورق پر لکھ دیا ہے فاطمہؓ

تیرا خونِ مُشکبُو تا کربلا
سلسلہ دَر سلسلہ ہے فاطمہؓ

جو فدا تیرے گھرانے پر ہوا
حُرؓ کا رتبہ پا گیا ہے فاطمہؓ

سیرتِ ختم الرُسلؐ کی شاہکار
آئینہ دَر آئینہ ہے فاطمہؓ

یاد ہے خورشیدؔ فرمانِ رسولؐ
بالیقیں فخر النساء ہے فاطمہؓ

Marfat.com

منقبت در شان حضرت فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہ

گُلعذارِ چمن　　　　ہر طرف روشنی
طرحدارِ چمن　　　　ہر طرف تازگی
افتخارِ چمن　　　　ہر طرف نغمگی
اے بہارِ چمن　　　　ہر طرف زندگی
تیرے ہی دم سے ہے　　　　تیری میلاد پر
یہ وقارِ چمن　　　　ہر طرف سرخوشی
حضرتِ فاطمہؓ　　　　حضرت فاطمہؓ
حضرتِ فاطمہؓ　　　　حضرت فاطمہؓ

✿ ...... ✿ ...... ✿

روکشِ کہکشاں　　　　تیری مہر و وفا
رفعتِ آسماں　　　　تیری شرم وحیا
تُو ہے جنت نشاں　　　　تیری جود وسخا
کوئی تجھ سا کہاں　　　　سوچ سے ماورا
تُو ہے حسنینؑ کی　　　　تیرے شوہر علیؑ
مادرِ مہرباں　　　　سیّدہ فاطمہؓ
حضرتِ فاطمہؓ　　　　حضرتِ فاطمہؓ
حضرتِ فاطمہؓ　　　　حضرتِ فاطمہؓ

Marfat.com

حاصلِ گفتگو
تُو ہے زہرہ لقا
نُدرتِ رنگ و بُو
تُو ہے شیریں نوا
دین کی آبرُو
تیری فہم و ذکا
پیار کی آب جُو
ہے عطائے خدا
مُرسلِ پاک کی
تُو ہے زہرہ لقب
دخترِ نیک خُو
سیّدۃُ النساء
حضرتِ فاطمہؓ
حضرتِ فاطمہؓ
حضرتِ فاطمہؓ
حضرتِ فاطمہؓ

دخترِ مصطفےٰؐ
حُسنِ باغِ جناں
دخترِ طاہرہؓ
راحتِ قلب و جاں
مرحبا، سیّدہ
بہجتِ مومناں
سیّدہ، مرحبا
کیوں نہ خورشیدؔ ہو
تا دمِ مرگ ہو
تیرا رطبُ اللساں
لب پہ تیری ولا
حضرتِ فاطمہؓ
حضرتِ فاطمہؓ
حضرتِ فاطمہؓ
حضرتِ فاطمہؓ

Marfat.com

جشنِ ولادت امامِ ہشتمؑ

اے امامِ پاک ہشتم بوالحسن حضرت علیؑ
تیریؑ آمد باعثِ رحمت ، مقامِ سرخوشی

علم و حکمت سے مزّین تیرے فرمودات ہیں
تیرےؑ ملفوظات اُمّت کے لیے سوغات ہیں

جَدِّ امجدؐ کی وراثت کی امیں ہے تیریؑ ذات
اے امامِ محترمؑ ، عالی نظر ، عالی صفات

تیرےؑ دم سے قلبِ مومن شادماں ہے آج بھی
تیریؑ شفقت کا سروں پر سائباں ہے آج بھی

Marfat.com

اے شہِ مشہدؒ ، شہنشاہِ ادب ، سحرالبیاں
ہے ولادت پر تریؒ جشنِ دو عالم کا سماں

تیرےؒ کردار و عمل کے تذکرے ہیں چار سُو
تُوؒ وفا کی آبرو ہے تُوؒ سخن کی آبرو

حکمرانِ وقت پر ہر دم رہا تُوؒ نکتہ چیں
تیراؒ فرضِ اولیں تھا خدمتِ دینِ مبیں

ہاتھ میں تیرےؒ رہا ہر دم صداقت کا عَلَم
علم و حکمت کا عَلَم ، مہر و محبت کا عَلَم

عالمِ آلِ محمدؐ تیریؒ سیرت کو سلام
تیریؒ حکمت کو فراست کو شہادت کو سلام

کیوں نہ ہو خورشیدؔ تیریؒ شان میں رطب اللساں
ثبت ہیں ہر ذہن و دل پر تیریؒ عظمت کے نشاں

Marfat.com

جشنِ ولادت امامِ ہشتمؑ

اے علی بوالحسن ابنِ موسیٰ رضاؑ ، اے امامِ اُمم
تیری سیرت کا پیرو ، جہانِ عرب ، ہرزمانِ عجم

عارفِ با صفا ، شہریارِ ادب ، تُو ہے عالی نسب
تُو نے رکھا ہے حرف وقلم کا بھرم، اے شہِ ذی حشم

ہشت وہشتاد فرمان و اقوالِ زرّیں پہ ہے مشتمل
وہ کلامِ بلاغت جو تیرے قلم سے ہوا ہے رقم

اے شہنشاہِ مشہدؑ قناعت ہی تیرا وتیرہ رہا
گرچہ تختِ حکومت پہ غالب تھا تیرا مُنزّہ قدم

Marfat.com

آخرِ کار آلؑ نبی کی طرف تخت جھکنے لگا
جو بھی حرفِ غلط تھا وہ مولا رضاؑ نے کیا کالعدم

''ضربِ انگور'' تیریؑ شہادت کا باعث بنی ، اس لیے
شاہِ بغداد نے اس میں شامل کیا تھا سیاست کا سم

خوبیِ بخت سے ہم بھی آلؑ نبیؐ کے پرستار ہیں
کیوں نہ ہو ہر گھڑی ہم پہ سایہ فگن اس کا ابرِ کرم

بے طرح اپنی طاقت میں بدمست ہے یہ جہانِ بُتاں
بھیج مہدیؑ کو فتحِ مبیں کے لیے توڑ دے جو صنم

تیرےؑ قاتل کا مرقد اندھیروں کا مرکز رہے گا سدا
اور ضریحِ مقدس پہ تیرےؑ رہے گا خدا کا کرم

آج خورشیدؔ مرزا طفیل علی ابن موسیٰ رضاؑ
مانگ لے بڑھ کے مولا سے زیادہ سے زیادہ، نہیں کم سے کم

Marfat.com

قطعہ

اے علی بُوالحسن ابنِ موسیٰ رضاؑ ،خوبروئے چمن
لُو لُوئے بحرِ دیں،اے امامِ ہشتمینؑ ،نکہتِ پنجتنؑ
تیرا جشنِ ولادت اسی شان سے ہم مناتے رہیں
اے امامِ معظمؑ ، وقارِ جہاں ، آبروئے سخن

Marfat.com

قطعہ

دیں کی بقا ہے، عشق کا معیار ہے حسینؓ
مردِ جری ہے، صاحبِ کردار ہے حسینؓ
ہر عہد دے رہا ہے گواہی حسینؓ کی
ظلم و ستم سے برسرِ پیکار ہے حسینؓ

Marfat.com

لبِ فرات

چشمِ فلک نے دیکھا وہ منظر ''لبِ فرات''
تشنہ دہاں تھی آلِ پیمبرؐ ''لبِ فرات''

دیکھا نہیں ہے دیدۂ تاریخ نے کبھی
عباسؓ جیسا مردِ دلاور ''لبِ فرات''

Marfat.com

تھے اہلِ بیتؑ ، ربِّ مشیّت کا انتخاب
اللہ رے یہ اَوجِ مقدر "لبِ فرات"

غلطاں لہُو میں دیکھ کر آلِ رسولؐ کو
برپا ہے حشر ، داورِ محشرؑ لبِ فرات"

خورشیدؔ بیگ ان کی شہادت پہ آج تک
نوحہ کناں ہے خود بھی برابر "لبِ فرات"

Marfat.com

سلام

غمِ حسینؑ میں ہر آنکھ ہو گئی پُرنم
غمِ حسینؑ ہی زخموں کا بن گیا مرہم

یزیدیوں نے کیا ہے وہ ظلم کربل میں
زمیں ہے آگ اگلتی ، فلک بھی ہے برہم

یہ کون کرب و بلا میں شہیدِ ناز ہوا
فضائے دہر پہ چھایا ہے درد کا موسم

Marfat.com

حسینؓ ابنِ علیؓ! میں ہی کیا زمانہ بھی
ہمیشہ کرتا رہے گا ترے لیے ماتم

وہ شخص دونوں جہانوں میں کامیاب ہوا
حسینؓ ابنِ علیؓ جس کا ہو گیا ہمدم

یہ کیسی گرم ہوا چل پڑی ہے گلشن میں
ہر اِک گلاب کی پتی سے اُڑ گئی شبنم

غمِ زمانہ سے کیا خوف ہو مجھے خورشیدؔ
غمِ حسینؓ سے بڑھ کر نہیں ہے کوئی غم

Marfat.com

میدانِ کربلا میں حضرت حسینؓ ابنِ علیؓ کا اَعدا سے خطاب

شہادت کے میدان میں
اپنے اعدا سے، ہو کر مخاطب
کہا ابنِ مولا علیؓ نے
سنو!
ظالمو!
تم، نہ میرے لہو سے
رنگو ہاتھ اپنے
تمہیں کیا خبر یہ نہیں؟
میں نبیؐ کا نواسہ ہوں

Marfat.com

مولا علیؑ کا پسر ہوں
مری ماں ہے بنتِ محمدؐ
میں زہرہؑ کا لختِ جگر ہوں
تمہیں کیا خبر ہے؟؟
تمہیں یہ بھی معلوم ہے
میرے ناناؐ یہ کہہ کر گئے ہیں
کہ میں اور میرا حسنؑ بھائی دونوں
ہیں جنت کے سارے جوانوں کے سردار
بہت ہے مجھے تم پہ افسوس پھر بھی
بُرے ہو......بہت تم
بُرے اُمتی ہو
تمہارے دلوں میں نہ خوفِ خدا ہے
نہ تم کو نبیؐ کی ہے کچھ شرم باقی
لہو تم بہاتے ہو سبطِ نبیؐ کا
نہیں ہوں......نہیں ہوں
میں قاتل کسی کا
نہ غاصب ہوں
ہرگز زر و مال کا میں
میں ناناؐ کے روضے کے سائے میں

Marfat.com

شاداں وفرحاں تھا لوگو
مجھے نصرتِ حق کی خاطر بلایا تھا تم نے
مگر درپئے ظلم و جور و ستم ہو گئے خود ہی میرے
سنو!
اب یہی آخری ایک موقع ہے
تم ظلم سے باز آؤ
مجھے اپنے ناناؐ کے روضے پہ
جانے کی دے دو اجازت
یا......مجھکو حرم کی طرف جانے دے دو
کہ......دونوں جہانوں سے
بے پروا ہو کر
میں کعبہ میں جا کر
کروں خود کو وقفِ عبادت
سنو ظالمو!
تم نہ میرے لہُو سے رنگو ہاتھ اپنے

Marfat.com

قطعہ

لہو سے مشعل جلا کے ظلمت مٹائی تُوؓ نے
نبیؐ کے دینِ متیں کی عزت بچائی تُوؓ نے
قدم قدم پر دیا ہے درسِ خودی جہاں کو
زمانے بھر کو رہِ صداقت دکھائی تُوؓ نے

Marfat.com

فرموداتِ حسینؑ (عاشورہ پر)

اُن کے فرموداتِ عالی کو بھلا سکتا ہے کون
مُصحفِ تاریخِ عالم سے مٹا سکتا ہے کون

ریگِ کربل پر رقم ہے رجز خوانی آپؑ کی
جنگ کے میدان میں شعلہ بیانی آپؑ کی

''موت ہے ذلت سے بہتر، گرچہ ہے اصلِ اصول
آتشِ دوزخ میں جانے سے مگر ذلت قبول''

Marfat.com

میں حسینؓ ابنِ علیؑ ہوں ، میں نے کھائی ہے قسم
سامنے دشمن کے ہرگز ، سر نہ ہو گا میرا خم

راہِ دینِ مصطفیٰؐ ہے میری منزل کا نشاں
جان دے کر سرخرو ہو جاؤں گا میں بے گماں

میں حسینؓ ابنِ علیؑ ہوں، میں ہوں اولادِ نبیؐ
میں نے کرنی ہے حفاظت اپنے اہلِ بیتؓ کی

اے شمر! اے دشمنِ دیں اے شقی ابنِ شقی
''عورتوں پر حملہ کرنا بزدلی ہے بزدلی''

یہ امامِ وقت کا خورشیدؔ آفاقی پیام
تا دمِ آخر رہے گا بر زبانِ خاص و عام

Marfat.com

سلام

اس طور قصرِ دین کو رخشندہ کر دیا
خونِ رگِ حسینؓ نے تابندہ کر دیا

اسلام پر زوال کے خطرات ٹل گئے
جاں دے کے اس نے دین کو پائندہ کردیا

اس نے گلے لگا کے قضا کو بالالتزام
مرتی ہوئی حیات کو پھر زندہ کر دیا

Marfat.com

میرے قلم کو نسبتِ آلِؑ رسولؐ نے
انسانیت کی راہ کا جوئندہ کر دیا

غم ہائے روزگار سے دے کر مجھے نجات
مجھ کو درِ حسینؑ کا ، کارندہ کر دیا

اے شاہِ کربلاؑ ،تیری سیرت نے بے گماں
جوئندۂ حیات کو پابندہ کر دیا

خورشیدؔ یہ بھی فکرِ حسینیؑ کا ہے کمال
جس نے مرے کلام کو پائندہ کر دیا

Marfat.com

سلام

جاوداں ہے، کربلا والوں کی شان
بے کراں ہے، کربلا والوں کی شان

ہے متاعِ اُخروی میرے لیے
حرزِ جاں ہے، کربلا والوں کی شان

خاک زادوں کو کہاں معلوم تھا
آسماں ہے، کربلا والوں کی شان

Marfat.com

بزمِ اہلِ عاشقاں میں، منفرد
بے گماں ہے، کربلا والوں کی شان

درحقیقت عظمتِ اسلام کی
ترجماں ہے، کربلا والوں کی شان

کتنے ہی مہتاب اس میں نہاں ہیں
کہکشاں ہے، کربلا والوں کی شان

صورتِ خورشیدؔ بر اوجِ فلک
ضوفشاں ہے، کربلا والوں کی شان

Marfat.com

سلام

یہ کون سرافراز ہوا ، نوکِ سناں پر
قرآن کی آتی ہے صدا، نوکِ سناں پر

جاں دے کے بھی مصروفِ عبادت نظر آیا
اک بندۂ تسلیم و رضا، نوکِ سناں پر

گر جینا ہو ذلت سے، تو پھر موت ہی بہتر
اُمت کو یہ پیغام دیا ، نوکِ سناں پر

Marfat.com

جو غیر کے آگے نہ جھکا تا دمِ آخر
جو دیتا رہا درسِ انا ، نوکِ سناں پر

اس شخص کو اب کیسے بھلائے گا زمانہ
جو زندۂ جاوید ہوا، نوکِ سناں پر

دیکھو کبھی تاریخ کے اوراق پلٹ کر
تھا کون سرِ دشتِ. بلا، نوکِ سناں پر

خورشیدؔ نہ کیوں اس کو کہیں بندۂ مومن
جو کرتا رہا حمد و ثنا، نوکِ سناں پر

Marfat.com

سلام

جب شہادت کی داستاں لکھنا
نامِ شبیرؑ جاوِداں لکھنا

ذکر جب کربلا کا آ جائے
خاکداں کو بھی آسماں لکھنا

اُن کی یادوں کے ابر پاروں کو
دھوپ موسم میں سائباں لکھنا

Marfat.com

جب ہو باطل سے معرکہ درپیش
اُنؑ کو سالارِ کارواں لکھنا

اُسؑ کے غم کو ہزار طوفاں ہوں
اپنی کشتی کا بادباں لکھنا

علی اصغرؑ کی پیاس رکھنا یاد
جب بھی احوالِ تشنگاں لکھنا

جب وفاؤں کا ذکر ہو خورشیدؔ
حُرؑ کے ایثار کا بیاں لکھنا

Marfat.com

سلام

اے نوکِ قلم اُسوۂ شبیرؑ رقم کر
پھر آیۂ تطہیر کی تفسیر رقم کر

کرنی ہے اگر صبر کی تاریخ مرتّب
پھر تشنگیِ اصغرِ بے شیرؑ رقم کر

کیا کیا نہ ستم ڈھائے گئے اہلِ زمیں پر
بر اوجِ فلک کاتبِ تقدیر رقم کر

Marfat.com

ہوتی نہیں یوں جبر کی تفصیل مکمّل
کرنا ہے، تو ہر حلقۂ زنجیر رقم کر

پھر معرکہ جاری ہے میانِ حق و باطل
قرطاس پہ پھر نعرۂ تکبیر، رقم کر

قربانی و ایثار کا جب باب رقم ہو
عباسِ علمدارؑ کی توقیر رقم کر

اے خامۂ خورشیدؔ بصد عجز، مکرّر
ممکن ہو اگر ماتمِ شبیرؑ رقم کر

Marfat.com

سلام

جب سے ہوا ہوں واقفِ عرفانِ کربلا
خورشیدؔ ہو گیا ہوں ثنا خوانِ کربلا

فرمانروا ہیں آج بھی اقلیمِ عشق کے
وہ تشنگاں، وہ بے سروسامانِ کربلا

سایہ فگن ہے سارے زمانوں پہ بے گماں
دیکھے تو کوئی وسعتِ دامانِ کربلا

Marfat.com

انسانیت کو تو نے تب و تاب بخش دی
تجھ پر سلام، شاہِ شہیدانِ کربلا

راہِ خدا میں ہنس کے مصائب کیے قبول
تحسین و آفرین، اسیرانِ کربلا

لایا ہوں اک سلام و مناقب کا ارمغان
یارب مرا کلام ہو شایانِ کربلا

خورشیدؔ میرے حرف بھی ہو جائیں معتبر
مل جائے کاش مجھ کو بھی ایقانِ کربلا

Marfat.com

سلام

خوں چکاں ہے داستانِ کربلا
لٹ گیا ہے کاروانِ کربلا

لاشِ اکبرؓ دیکھ کر بولی قضا
آخری تھا نوجوانِ کربلا

اس کا ہر ذرّہ ہے مثلِ آفتاب
کیا بتاؤں عزّ و شانِ کربلا

Marfat.com

امن کی اس کو ضمانت مل گئی
ہو گیا جو میہمانِ کربلا

سرخرو خونِ شہیداں سے ہوا
در حقیقت خاکدانِ کربلا

مل گیا حق گوئی کا منصب اسے
جو قلم ہے ترجمانِ کربلا

آج بھی خورشید ہیں ماتم کناں
یہ زمین و آسمانِ کربلا

Marfat.com

سلام

تیری نسبت ہو اگر اُسوہ ٔ شبیرؓ کے ساتھ
فکر بھی تیری سنور جائے گی تقدیر کے ساتھ

غمِ شبیرؓ میں ہر اشک ہے درِّ نایاب
باندھ کر رکھنا اسے ضبط کی زنجیر کے ساتھ

کربلا والوں نے جاں دے کے کیا ہے ثابت
عشق ہوتا ہے رقم خامۂ شمشیر کے ساتھ

Marfat.com

تیرے ہی خون سے مہکا ہے چمن زارِ حیات
دیں کا ایوان ہے روشن تری تنویر کے ساتھ

اختلافات میں کیوں الجھے ہوئے ہیں ہم لوگ
کھولنا ہو گی گرہ ناخن تدبیر کے ساتھ

اس لیے شعر مرے دل میں اُتر جاتے ہیں
حرف زندہ ہیں مرے درد کی تاثیر کے ساتھ

اب کسی رنج والم سے نہیں خائف خورشید
جب سے ہے ربطِ مسلسل غمِ شبیرؑ کے ساتھ

Marfat.com

سلام

دامنِ شب کو تار تار کیا
تُوؑ نے گلشن کو زرنگار کیا

تُوؑ نے باطل کو مسترد کر کے
حق کی عظمت کو آشکار کیا

گھر کے اک ایک فرد کو تو نے
دینِ اسلام پر نثار کیا

Marfat.com

تُوؑ نے نذرانۂ لہو دے کر
کشتِ ویراں کو لالہ زار کیا

راہِ حق میں کٹا کے گردن کو
آدمیت کو باوقار کیا

کون سا غم ہے تیرے غم کے سوا
جس نے عالم کو سوگوار کیا

کس قیامت کا سانحہ گزرا
جس نے ہر دل کو اشکبار کیا

خار زارِ حیات کو خورشیدؔ
اسؑ نے خوں دے گلعذار کیا

Marfat.com

سلام

اے حسینؓ ابنِ علیؓ حق و صداقت کے چراغ
تا ابد روشن رہیں گے تیری عظمت کے چراغ

مل گیا اس کو بصیرت کا جہانِ معتبر
جس کی آنکھوں میں فروزاں ہیں عقیدت کے چراغ

''کربلا'' کے ذرّے ذرّے نے گواہی اس کی دی
سارے ''اہلِ بیتؓ'' ہیں عزم وعزیمت کے چراغ

Marfat.com

آسمانِ دہر پر ہر دم رہیں گے جلوہ گر
روزِ روشن کی طرح تیریؑ شہادت کے چراغ

جادۂ منزل کی دیتے ہیں زمانے کو خبر
اے حسینؑ باوفا تیری امامت کے چراغ

کیوں نہ ہر اِک حرف ہو، میرا مثالِ آفتاب
میرے شعروں میں ہیں رخشندہ مودّت کے چراغ

جن کو خورشیدِ رسالتؐ سے ملی تابندگی
کیسے بجھ سکتے ہیں وہ فہم وفراست کے چراغ

Marfat.com

سلام

وہ مردِ حُر، وہ بے سر و سامانِ کربلا
جس نے بدل کے رکھ دیا عنوانِ کربلا

جس سے ملی ہے گلشنِ ایماں کو تازگی
کیسے بھلائے گا کوئی احسانِ کربلا

ہوتے نہیں وہ حق وصداقت سے بے نیاز
جن کو ہے یاد وعدہ و پیمانِ کربلا

Marfat.com

ظلم و ستم کی دھوپ جلائے گی کیا انہیں
جو بھی ہیں زیرِ سایۂ دامانِ کربلا

نا مختتم ہے تیریؑ شجاعت کی داستاں
شاہد ہے آج بھی ترا میدانِ کربلا

نوکِ قلم کو خوں میں ڈبو کر ''فراتِ فکر''
ترتیب دے رہا ہوں، میں دیوانِ کربلا

امن و سلامتی کی سند اس کو مل گئی
خورشیدؔ ہو گیا ہے جو مہمانِ کربلا

Marfat.com

سلام

سوارِ دوشِ رسالت ہے کون ، میرا حسینؓ
نشانِ عزم و عزیمت ہے کون ، میرا حسینؓ

زمانہ جس کی قیادت پہ ناز کرتا ہے
امینِ تاجِ سیادت ہے کون ، میرا حسینؓ

جو کر رہا ہے سناں پر تلاوتِ قرآں
وہ افتخارِ شہادت ہے کون ، میرا حسینؓ

Marfat.com

جو راہِ حق کے طلبگار ہیں انہیں کہہ دو
امیرِ راہِ صداقت ہے کون ، میرا حسینؑ

خدا کی راہ میں گھر بار کر دیا قرباں
وقارِ جُود و سخاوت ہے کون ، میرا حسینؑ

فلک بھی دیدۂ حیرت سے تک رہا ہے جسے
زمیں پہ محوِ عبادت ہے کون، میرا حسینؑ

ہر ایک عہد نے خورشید یہ گواہی دی
امامِ صبر و اطاعت ہے کون ، میرا حسینؑ

Marfat.com

سلام

ہواؤں کے لبوں پہ ظلم و جور کی کتھائیں ہیں
ابھی فضائے دہر پر تنی ہوئی گھٹائیں ہیں
ابھی حصارِ خامشی میں وقت کی صدائیں ہیں
ابھی ہمارے سامنے ہزاروں کربلائیں ہیں

حسینؑ آ کہ آج پھر ہمیں تری تلاش ہے

قدم قدم نڈھال ہے، خیال پُر ملال ہے
لہُو لہُو کمال ہے، لہُو لہُو جمال ہے
کمال کو زوال ہے، زوال کو کمال ہے
یزیدیت کے سامنے حسینؑ ایک ڈھال ہے

حسینؑ آ کہ آج پھر ہمیں تری تلاش ہے

Marfat.com

فضائیں سوگوار ہیں ، ہوائیں اشکبار ہیں
بلائیں بے شمار ہیں ، صدائیں نوحہ بار ہیں
انائیں دل فگار ہیں ، ادائیں غم شعار ہیں
دعائیں بے قرار ہیں ، قبائیں تار تار ہیں

حسینؑ آ کہ آج پھر ہمیں تری تلاش ہے

حسینؑ آ کہ حُسنِ کائنات ہے لہُو لہو
حسینؑ آ کہ شہپرِ حیات ہے لہُو لہو
حسینؑ آ کہ ہر شجر کا پات ہے لہُو لہو
حسینؑ آ کہ پھر ترا فرات ہے لہُو لہو

حسینؑ آ کہ آج پھر ہمیں تری تلاش ہے

حسینؑ آ کہ پھر جہاں پہ نفرتوں کا راج ہے
حسینؑ آ کہ پھر جہاں پہ وحشتوں کا راج ہے
حسینؑ آ کہ پھر جہاں پہ ظلمتوں کا راج ہے
حسینؑ آ کہ پھر جہاں پہ تھڑدلوں کا راج ہے

حسینؑ آ کہ آج پھر ہمیں تری تلاش ہے

Marfat.com

حسینؑ آ کہ کربلا پہ موت کا ہے پھر سماں
حسینؑ آ کہ پھر "نجف" کی وادیاں ہیں خوں چکاں
حسینؑ آ کہ "شہرِ علم" پھر ہوا دھواں دھواں
حسینؑ آ کہ رو رہے ہیں پھر زمین و آسماں

حسینؑ آ کہ آج پھر ہمیں تری تلاش ہے

حسینؑ آ کہ "خسروی" ہے آج پھر جلال پر
حسینؑ آ کہ گمرہی ہے آج پھر کمال پر
حسینؑ آ کہ شمروی ہے آج پھر دھمال پر
حسینؑ آ کہ آدمی ہے آج پھر زوال پر

حسینؑ آ کہ آج پھر ہمیں تری تلاش ہے

Marfat.com

قطعہ

کس قدر ہے روح پرور عز و شانِ بوترابؑ
تا ابد تاباں رہے گا گلستانِ بوترابؑ

کیوں نہ ہو مقبول آخر صورتِ خونِ حسینؑ
بارگاہِ ایزدی میں ارمغانِ بوترابؑ

Marfat.com

سلام

کون اس شان سے ہے جلوہ نما نیزے پر
تک رہی ہے جسے حیرت سے قضا نیزے پر

وہ حسینؑ ابنِ علیؑ تیرے سوا کوئی نہیں
سر کٹا کر جو سرفراز ہوا نیزے پر

جس کی تاثیر نے کانوں میں حلاوت بھر دی
کس نے اس لحن سے قرآن پڑھا نیزے پر

Marfat.com

کون ہو سکتا ہے وہ تیرے سوا دھرتی پر
جس نے سچائی کا اعلان کیا نیزے پر

گرمیٔ کرب و بلا دیکھ کے شاعر بولا
کوئی سورج اتر آیا ہے سوا نیزے پر

اس سے تاریخ کا اک ایک ورق ہے رنگیں
قطرۂ خوں سرِ مقتل جو گرا نیزے پر

جس کی تابش سے ہوا چہرۂ عالم روشن
دیکھئے کون ہے خورشید نما نیزے پر

Marfat.com

سلام

امامِ عالی مقام میرا سلام تجھ پر
اے سبطِ خیر الانامؐ میرا سلام تجھ پر

اُفق پہ پھیلی ہوئی ہے تیرے لہُو کی سرخی
نگارِ ماہِ تمام میرا سلام تجھ پر

علیؑ کے بیٹے، نبیؐ کے دینِ مبیں کے وارث
سلام میرا ، سلام میرا سلام تجھ پر

Marfat.com

وقارِ انسانیت کو اپنے لہُو سے تُو نے
عطا کیا ہے دوام ، میرا سلام تجھ پر

تریؑ وِلا میں زبانِ حرف و قلم ہے گویا
اے غم زدوں کے امام، میرا سلام تجھ پر

میانِ مقتلِ رہِ صداقت میں تو نے مولاؑ
پیا شہادت کا جام ، میرا سلام تجھ پر

تری مؤدت میں لکھ رہا ہوں سلام تیرا
ہوں تیرا ادنیٰ غلام ، میرا سلام تجھ پر

Marfat.com

سلام

نالۂ شب گیر ہو پیشِ نظر
اُسوۂ شبیرؑ ہو پیشِ نظر

ظلمتِ شب کا ہو جب بھی تذکرہ
صبح کی تنویر ہو پیشِ نظر

تشنہ لب کوئی اگر آئے نظر
اصغرؑ بے شیر ہو پیشِ نظر

Marfat.com

شام کے بازار سے گزرو اگر
زینبؑ دلگیر ہو پیشِ نظر

پھر کسی کرب و بلا سے کیا خطر
گر غمِ شبیرؑ ہو پیشِ نظر

جس نے دربارِ شہی دہلا دیا
ہاں وہی تقریر ہو پیشِ نظر

کفر سے خورشیدؔ جب ہو معرکہ
حیدریؑ شمشیر ہو پیشِ نظر

Marfat.com

سلام

حاصل اگر ہے دیدۂ بینا ، تلاش کر
تاریخ کے اُفق پہ ستارہ ، تلاش کر

ہو جائے بارگاہِ اِمامت میں باریاب
شعر و سخن میں ایسا قرینہ تلاش کر

دم گھٹ کے مر نہ جائے کہیں طائرِ خیال
قصرِ ستم میں کوئی دریچہ تلاش کر

Marfat.com

اِک دشتِ بے اَماں ہے پسِ چشمِ خوں فشاں
اے جذبِ بے کراں کوئی دَجلہ تلاش کر

اے چشمِ شوق خونِ شہیداں کے باب میں
تاریخِ کربلا کا حوالہ تلاش کر

نامختتم ہے وُسعتِ صحرائے کربلا
ابنِ علیؑ کا نقشِ کفِ پا تلاش کر

جس نے عبودیت کا قرینہ بدل دیا
ایسا کوئی زمین پہ سجدہ تلاش کر

ظلم و ستم کا گرم ہے بازار ہر طرف
کوئی حسینؑ ابنِ علیؑ سا تلاش کر

تجھ کو ہے گر تلاشِ متاعِ سخنوری
خورشیدؔ اس کے غم کا خزینہ تلاش کر

Marfat.com

سلام

پھر کیسے آفتاب ہو ہمسر حسینؓ کا
عکسِ نبیؐ ہے روئے منّور حسینؓ کا

اللہ اور رسولؐ کی حمد و ثنا کے بعد
ہوتا رہے گا ذکر برابر حسینؓ کا

کیسے صراطِ حق سے بھٹکتا وہ ذی وقار
اللہ کا رسولؐ تھا رہبر حسینؓ کا

وقتِ نماز دوشِ رسالت پہ ہے سوار
اللہ رے یہ اَوجِ مقدر حسینؓ کا

''بابا'' کے دل پہ ایک قیامت کا تھا سماں
منہ تک رہے تھے جب علیؓ اصغر حسینؓ کا

Marfat.com

اس کی نظر میں ہیچ تھی رنگینیِ جہاں
دینِ مبیں تھا مرکز و محور حسینؑ کا

میدانِ کار زار میں دشمن کے بر خلاف
اک آہنی چٹان تھا پیکر حسینؑ کا

دشمن کے جس نے کُشتوں کے پُشتے لگا دِیے
ہر چند مختصر سا تھا لشکر حسینؑ کا

خود کو جکڑ کے حلقۂ زنجیرِ عشق میں
دیکھو وہ آ رہا ہے قلندر حسینؑ کا

نامِ یزید صفحۂ ہستی سے مٹ گیا
ہوتا ہے ذکر آج بھی گھر گھر حسینؑ کا

عہدِ ستم شعار میں ، مردانِ حق شعار
پرچار کر رہے ہیں برابر حسینؑ کا

اِک عالمِ سکوت تھا خورشیدؔ ہر طرف
قرآن پڑھ رہا تھا مگر سر حسینؑ کا

Marfat.com

سلام

آسمانِ حریّت کا چاند تارا ہے حسینؑ
تیرگی میں روشنی کا استعارا ہے حسینؑ

ہر وَرق ہر لفظ ہے جس کا مثالِ آفتاب
مُصحفِ تاریخ کا وہ گوشوارہ ہے حسینؑ

عشقِ اہلِ بیتؑ لے جائے گا ساحل پر مجھے
دَر حقیقت دجلۂ غم کا کنارا ہے حسینؑ

Marfat.com

آنکھ خوں نابہ فشاں ہے اور قلبِ ناتواں
شدتِ رنج و اَلم سے پارہ پارہ ہے حسینؑ

فتح و نصرت نے قدم چومے ہیں اس کے برملا
کربلا میں کون کہتا ہے کہ ہارا ہے حسینؑ

سرورِ عالمؐ نے یہ اعزاز بخشا ہے اُسے
دینِ حق کی سلطنت کا شاہزادہ ہے حسینؑ

کیوں نہ اپنے بخت پر خورشیدؔ ہم کو ناز ہو
ہم حسینی سلسلے سے ہیں ہمارا ہے حسینؑ

Marfat.com

سلام

شبیہِ شاہِؐ ہدیٰ کو حسینؑ کہتے ہیں
سراجِ آلِ عباؑ کو حسینؑ کہتے ہیں

ہے جس کی فکرِ عُلا روشنی کا مینارہ
جمالِ ذہن رسا کو حسینؑ کہتے ہیں

ہر ایک جبر کی تاریخ اس کی شاہد ہے
امامِ صبر و رضاؑ کو حسینؑ کہتے ہیں

Marfat.com

ڈٹا رہا جو اصولوں پہ تادمِ آخر
فصیلِ شہرِ اَنا کو حسینؓ کہتے ہیں

جُھکا سکی نہ جسے ظلم و جور کی آندھی
اُسی نہالِ وفا کو حسینؓ کہتے ہیں

وہی ہیں عظمتِ آلِ نبیؐ کے واقف کار
جو دینِ حق کی بقا کو حسینؓ کہتے ہیں

خدا کی راہ میں جو نقدِ جاں لٹا ڈالے
ہم ایسے راہنما کو حسینؓ کہتے ہیں

وہی مُقلِدّ خواجہ معینؒ کہلائے
جو لا اِلٰہ کی بنا کو حسینؓ کہتے ہیں

ہے جن کے دل میں فروزاں چراغِ شبیریؓ
ضیائے کرب و بلا کو حسینؓ کہتے ہیں

بوقتِ عصر جو خورشیدؔ سر بلند ہوئی
اسی عظیم صدا کو حسینؓ کہتے ہیں

Marfat.com

سلام

تر بہ تر خونِ شہیداں سے فضا لگتی ہے
اَب تو بستی بھی مری کرب و بلا لگتی ہے

باغِ زہرہؑ کا ہر اِک پھول ہے مُرجھایا ہوا
بادِ صر صر کی طرح بادِ صبا لگتی ہے

کر دیا شاہؑ نے جاں دے کے جہاں پر ثابت
وہ حقیقت میں بقا ہے جو فنا لگتی ہے

اَب تو ہر سانس ہے مصروف عزا داری میں
"دل کی دھڑکن ترےؑ ماتم کی صدا لگتی ہے"

Marfat.com

سرِ اَفلاک لہو رنگ شفق کی چادر
خوں میں ڈوبی ہوئی زینبؓ کی رِدا لگتی ہے

حُرؓ کے مانند تری سمت کھنچا آتا ہوں
سحر انگیز تریؑ بزمِ وفا لگتی ہے

آپؐ کی آلؑ کا دشمن ہے خدا کا دشمن
ہم وہی بات کریں گے جو خدا لگتی ہے

"کربلا" تجھ سے عقیدت ہے عبادت میری
تیری مٹی بھی مجھے خاکِ شفا لگتی ہے

کیوں نہ ہر شعر میں ہو میرے وفا کی خوشبو
تیریؑ سیرت میری سوچوں کی غذا لگتی ہے

سُوئے مقتل ہے رواں کون جریؑ ابنِ جریؑ
منہ چھپائے ہوئے خورشید قضا لگتی ہے

Marfat.com

سلام

عزم کا کوہِ گراں ہے صبر کا دریا حسینؓ
ظلمتوں سے برسرِ پیکار ہے پیاسا حسینؓ

ہیں ملائک بھی تری توصیف میں رطبُ اللساں
کس زباں سے تیری عظمت کا بیاں ہو یا حسینؓ

مل گئی آنکھوں کو ٹھنڈک مل گیا دل کو قرار
آ گیا جب نامِ نامی بَر لب گویا حسینؓ

ضربِ کاری سے صفِ اَعدا کے ٹکڑے کر دیے
حیدرِ کرّارؓ کی صورت جدھر جھپٹا حسینؓ

Marfat.com

ہے جگر گوشہ علیؑ کا فاطمہؑ کے دل کا چین
نازشِ دوراں نبیؐ کی آنکھ کا تارا حسینؑ

ظلم کی آندھی اسے ہرگز بُجھا سکتی نہیں
یہ دِیا روشن رہے گا آپ کے غم کا حسینؑ

آپ ہی کے دَم سے روشن ہے مقامِ عبدیت
افتخارِ آدمی ہے آپ کا سجدہ حسینؑ

لمحۂ موجود ہو یا عرصہ ہائے رفتگاں
گویا ہر اِک عہد ہے آئینۂ فردا حسینؑ

چشمِ حیرت سے برابر تک رہا تھا آسماں
اِس طرح میدان میں اُترا تنِ تنہا حسینؑ

اس کے اَوجِ بخت پر خورشیدؔ ہے کس کو کلام
جنتُ الفردوس میں ہو جس کا ہمسایا حسینؑ

Marfat.com

سلام

خدا کا شکر مری چشمِ نم سلامت ہے
حسینؓ ابنِ علیؓ تیرا غم سلامت ہے

تمام عمر مسلسل سلام لکھتا رہوں
غمِ حسینؓ کے صدقے قلم سلامت ہے

قدم قدم پہ رہا یاد اُسوۂ شبیرؓ
اسی لیے تو مرا ہر قدم سلامت ہے

Marfat.com

کروں گا آلِؑ محمدؐ کا تذکرہ ہر دم
جہاں تلک بھی مرے دم میں دم سلامت ہے

صداقتوں سے گریزاں ہو کیسے میرا قلم
کہ میرے ہاتھ میں اس کا علَم سلامت ہے

''زمینِ کرب و بلا'' تیری خاکِ اقدس پر
مرے حسینؑ کا نقشِ قدم سلامت ہے

یزیدِ وقت کو خورشیدؔ یہ نہیں معلوم
ابھی حسینؑ کی تیغِ دو دم سلامت ہے

Marfat.com

سلام

خطیبِ شعلہ بیاں ہے اِمامِ عالی مقامؑ
سخن کی رُوحِ رواں ہے اِمامِ عالی مقامؑ

ہے آفتاب و قمر کی مثال روئے جمال
شبیہِ شاہِ زماںؐ ہے اِمامِ عالی مقامؑ

غم و اَلم سے ہراساں ہو کیوں عزا دارو!
انیسِ غم زدگاں ہے اِمامِ عالی مقامؑ

Marfat.com

کیا ہے جس نے لہو سے رقم نصابِ حیات
اِک ایسا مردِ جواں ہے اِمامِ عالی مقامؑ

''زمینِ کرب و بلا'' آج بھی پکارتی ہے
صداقتوں کی زباں ہے اِمامِ عالی مقامؑ

ہر ایک عہدِ ستم میں برائے اَمن و اَماں
سفیرِ اَمن و اَماں ہے اِمامِ عالی مقامؑ

ہے میرا عہد بھی خورشیدؔ ہمنوا میرا
امامِ عصرِ رواں ہے اِمامِ عالی مقامؑ

Marfat.com

سلام

سچ مچ وہی ہے تیرا طرفدار یا حسینؑ
جو ظلم سے ہے بر سرِ پیکار یا حسینؑ

پہنے ہوئے ہیں حرف و قلم ، ماتمی لباس
میں ہی نہیں ہوں تیرا عزا دار یا حسینؑ

ٹکرا رہی ہے قصرِ سماعت سے بار بار
اب بھی ندائے عابدؑ بیمار یا حسینؑ

Marfat.com

بے پردہ آج کس کو سرِ راہ دیکھ کر
ہے شرمسار ، شام کا بازار یاحسینؑ

آخر شکست کھانی پڑے گی یزید کو
کب تک رہے گا در پئے آزار یاحسینؑ

یہ عہد بھی ہے کرب و بلا کے حصار میں
چاروں طرف ہیں ظلم کے آثار یاحسینؑ

لگتا ہے وہ بھی تیرےؑ قبیلے کا فرد ہے
شعلہ فشاں ہے جو سرِ دربار یاحسینؑ

اس کو جہاں میں پھر کسی شے کی طلب نہیں
جو ہو گیا ہے تیرا طلب گار یاحسینؑ

حُرؓ تو نہیں یہ حُر کے غلاموں کا ہے غلام
خورشیدؔ بھی ہے تیرا وفادار یاحسینؑ

Marfat.com

سلام

آنسوؤں کو پرتوِ حسنِ نظر لکھا گیا
گریہ و ماتم کو معیارِ ہنر لکھا گیا

جز غمِ شبیرؑ جو قرطاس کی زینت بنے
ایسے رشحاتِ قلم کو بے اثر لکھا گیا

ظلم پر لیتی رہیں جو مصلحت کوشی سے کام
ایسی آنکھوں کو ہمیشہ بے بصر لکھا گیا

Marfat.com

حرف وہ شہرِ سخن میں معتبر ٹھہرا نہیں
جو یزیدِ وقت کے زیرِ اثر لکھا گیا

جو تہی دامانِ عرفانِ شہادت رہ گئی
دَر حقیقت اس نظر کو کم نظر لکھا گیا

رَشک کرتا ہے فلک بھی اُن کے اوجِ بخت پر
کربلا میں جن بگولوں کا سفر لکھا گیا

ظلمتوں کے بالمقابل جبر کے ہر عہد میں
کربلا کو روشنی کا مُستقر لکھا گیا

Marfat.com

سلام

ثنائے اہلِ بیتِ مصطفےٰؐ میرا وتیرہ ہے
یہی میری عبادت یہی میرا وظیفہ ہے

عزدارِ حسینؑ ابنِ علیؑ ہوں ناز ہے مجھ کو
غمِ شبیرؑ میرے فکر و فن کا اِستعارہ ہے

حیاتِ مصطفےٰؐ قرآن کی تفسیرِ کامل ہے
حسینؑ ابنِ علیؑ کی زندگی اس کا خلاصہ ہے

شہادت دے رہے ہیں دو جہاں اس کی شہادت کی
شہیدانِ وفا میں معتبر اِس کا حوالہ ہے

Marfat.com

جدھر دیکھو اِدھر آہ و بکا ہے بزمِ گیتی میں
کہیں ماتم ہی ماتم ہے کہیں گریہ ہی گریہ ہے

خدا کی راہ میں جو بر سرِ پیکار رہتے ہیں
ہمیشہ ان کے سر پر چادرِ زینبؓ کا سایا ہے

عقیدت ہے جسے مولا علیؓ کے خانوادے سے
عروج و اَوج پہ اس کے مقدر کا ستارا ہے

کلیدِ باغِ جنت ہے نبیؐ کی آلؑ سے نسبت
یہی ہے میرا مسلک اور یہی میرا عقیدہ ہے

حقیقت میں نمازِ عشق ہوتی ہے اَدا اُن کی
حسینؓ ابنِ علیؓ کی خاکِ پا جن کا مصلیٰ ہے

ستم کی چلچلاتی دھوپ اُن کا کیا بگاڑے گی
حسینی قافلے پر رحمتِ یزداں کا سایا ہے

شہادت پر تریؓ آنکھوں سے اَشکِ خون جاری ہے
دلِ خورشیدؔ مرزا تیرےؓ غم میں پارہ پارہ ہے

Marfat.com

سلام

حسینؑ پیغامِ زندگی ہے، حسینؑ کردارِ آدمی ہے
حسینؑ عرفانِ آگہی ہے، حسینؑ مینارِ روشنی ہے

حسینؑ چاہت، حسینؑ راحت، حسینؑ شفقت، حسینؑ حُرمت
حسینؑ نغمہ سرائے وحدت، حسینؑ شاہکار آدمی ہے

حسینؑ مہر وفا کا پیکر، حسینؑ جُود و سخا کا پیکر
حسینؑ صبر و رضا کا پیکر، حسینؑ معیارِ زندگی ہے

Marfat.com

حسینؑ اپنوں کا رازداں ہے حسینؑ غیروں پہ مہرباں ہے
حسینؑ عظمت کا اِک نشاں ہے حسینؑ پیغامِ دوستی ہے

حُسینیت پیار کی علامت ، حسینیت مظہرِ حقیقت
حُسینیت اِک مرکزِیت ، حسینؑ معراجِ بندگی ہے

حسینؑ قلب و جگر کا محور ، حسینؑ فکر و نظر کا محور
حسینؑ میرے ہنر کا محور، حسینؑ ہی میری شاعری ہے

Marfat.com

سلام

خونچکاں ہے سر زمینِ کربلا
سر بگختی ہے جبینِ کربلا

اس نے بخشا ہے شعورِ زندگی
زندگانی ہے رہینِ کربلا

کر دیا ثابت بصیرت نے تریؑ
کم نظر ہیں نکتہ چینِ کربلا

Marfat.com

پھر یزیدِ وقت سے ہے معرکہ
خیمہ زن ہیں پھر مکینِ کربلا

ماسوا! تیرے نہیں ، کوئی نہیں
نکتہ دان و نکتہ بینِ کربلا

تم بھی بڑھ کر چوم لو ان کے قدم
آ رہے ہیں زائرینِ کربلا

کفر جن سے لرزہ بر اندام ہے
ہیں یہی وہ جانشینِ کربلا

ورطۂ حیرت میں ہیں ڈوبے ہوئے
خامہ ہائے ناقدینِ کربلا

ناز ہے خورشیدؔ مجھ کو بخت پر
آج بھی ہوں خوشہ چینِ کربلا

Marfat.com

سلام

پھر دَشتِ بلا خیز ہے ، وحشت کی گھڑی ہے
پھر اُمتِ مسلم پہ اَذّیت کی گھڑی ہے

پھر ظلم کے ہر سمت ہیں چھائے ہوئے بادل
پھر اَرضِ مقدس پہ ہلاکت کی گھڑی ہے

پھر دیدۂ اِحساس ہے محرومِ بصارت
پھر قحطِ محبت ہے شقاوت کی گھڑی ہے

پھر دیکھ کہ تاریخ نے دُہرایا ہے خود کو
پھر دیکھ کہ کربل پہ مصیبت کی گھڑی ہے

Marfat.com

اُترا ہوا لگتا ہے سوا نیزے پہ سورج
گرمی ہے عجب اور شہادت کی گھڑی ہے

بغداد و نجف ، کربل و بصرہ کی زمیں پر
اے چشمِ فلک دیکھ قیامت کی گھڑی ہے

معمور ہے جو ذکرِ شہِ کرب و بلاؑ سے
وہ ساعتِ اَرفع ہی سعادت کی گھڑی ہے

اے نوکِ قلم مدحتِ ساداتؑ رقم کر
یہ آلِ محمدؐ سے عقیدت کی گھڑی ہے

لوگو مجھے شبیرؑ کے ماتم سے نہ روکو
یہ وقتِ شہادت ہے عبادت کی گھڑی ہے

خورشیدؔ عزا دارِ حسینؑ ابنِ علیؑ ہوں
یہ میرے لیے عین سعادت کی گھڑی ہوں

Marfat.com

سلام

حسینؑ ایک نام ہے جہاں میں ضبط و نظم کا
حسینؑ ایک نام ہے متاعِ صبر و عزم کا
حسینؑ صرف نام ہی نہیں ہے ایک بزم کا
حسینؑ ایک نام ہے جوان ، مردِ رزم کا

حسینؑ ایک درس ہے ، جہاد ہے ، پیام ہے
حسینؑ عظمتوں ، عزیمتوں کا ایک نام ہے

Marfat.com

حسینؓ چاہتوں کا ، شفقتوں کا ترجمان ہے
حسینؓ عزتوں کا ، عفتوں کا پاسبان ہے
حسینؓ رازدان و پُر خلوص و مہربان ہے
حسینؓ میرا جسم ہے حسینؓ میری جان ہے

حسینؓ با وفا ہے ، با حیا ہے ، با اصول ہے
حسینؓ وہ حسینؓ جو نواسۂ رسولؐ ہے

حسینؓ ظلمتوں میں روشنی کا ایک نام ہے
حسینؓ زندگی کا بندگی کا ایک نام ہے
حسینؓ ہمدمی کا دوستی کا ایک نام ہے
حسینؓ راستی کا آشتی کا ایک نام ہے

حسینؓ گلستانِ فاطمہؓ کی آن بان ہے
حسینؓ راحتوں کا محبتوں کا اِک نشان ہے

Marfat.com

حسینؑ راہِ حق میں جس نے اپنا گھر لٹا دیا
حسینؑ جس نے دشتِ کربلا میں سر کٹا دیا
حسینؑ جس نے زندگی کا راستہ بتا دیا
حسینؑ جس نے حُر سے با وفا کو آسرا دیا

حسینؑ کشتی نبیؐ کا ناخدا ہے بالیقیں
حسینؑ دینِ مصطفےٰؐ کا رہنما ہے بالیقیں

حسینؑ کے لہو سے سرخرو یہ گلستان ہے
غمِ حسینؑ دوستو متاعِ دو جہان ہے
حسینیت سے پیار ہے جسے وہ کامران ہے
حسینیت سے دینِ مصطفےٰؐ کی آن بان ہے

حسینؑ ہی کے خون سے حسین کائنات ہے
"شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے"

Marfat.com

قطعہ

ہر ایک دل میں مکیں ہے مرے حسینؑ کا غم
مثالِ مہر مبیں ہے مرے حسینؑ کا غم
نگار خانۂ ہستی سنوارنے والو
ہر ایک شے سے حسیں ہے مرے حسینؑ کا غم

Marfat.com

سلام

غمِ شبیرؑ میں جب حرفِ ہنر کھلتا ہے
اِک سمندر کی طرح دیدۂ تر کھلتا ہے

اَب مرے دیدہ و دل بس میں نہیں ہیں میرے
ایک دَر بند کروں دوسرا دَر کھلتا ہے

کر دیا شاہؑ نے جاں دے کے جہاں پر ثابت
بس دُعاؤں سے کہیں بابِ اثر کھلتا ہے؟

Marfat.com

باندھ رکھتا ہوں اسے ضبط کی زنجیروں سے
اَشک آنکھوں سے مگر مثلِ گُہر کھلتا ہے

اس قدر حق و صداقت کے ورق کھلتے ہیں
جس قدر خامۂ تاریخ کا دَر کھلتا ہے

اے حسینؓ ابنِ علیؓ تیرے لہو کی سوگند
ظلمتیں چھٹتی ہیں جب بندِ سحر کھلتا ہے

روز ہی دیکھتا ہوں کرب و بلا کا منظر
روز ہی مجھ پہ مرا خواب نگر کھلتا ہے

کربلا والوں سے یہ درس ملا ہے ہم کو
جوہرِ عزم سرِ راہگذر کھلتا ہے

کس زباں سے میں کروں ذکرِ مصائب خورشیدؔ
ایک اِک کر کے مرا زخمِ جگر کھلتا ہے

Marfat.com

سلام

طوفانِ اِضطراب تھا نہرِ ''فرات'' میں
پانی کی ڈوریاں تھیں سکینہؑ کے ہات میں

غلطاں لہو میں دیکھ کے اکبرؑ کی لاش کو
لغزش نہ آئی آپؑ کے پائے ثبات میں

اس کی رضا پہ سارا گھرانہ لٹا دیا
ایسا جری کہاں ہے بھلا کائنات میں

اِک حرفِ معتبر کی طرح اب بھی ہے رقم
نامِ حسینؑ مہر و وفا کی لغات میں

Marfat.com

"قتلِ حسینؓ اصل میں مرگِ یزید ہے"
بس اس قدر ہے فرق حیات و ممات میں

دیکھا ہے یہ بھی دیکھنے والوں نے آنکھ سے
اک بے کنار جیت تھی پوشیدہ مات میں

عزمِ حسینؓ دل میں جگاؤ کہ آج پھر
دشمنِ یزیدِ وقت کی صورت ہے گھات میں

اس پر ہے کوفیوں کا تسلط ابھی تلک
ہم ہیں اسیر ذات کے جس سومنات میں

جاری رہے گا خونِ شہیدانِ کربلا
دائم سرِ نہالِ چمن، پات پات میں

یہ افتخار بھی مجھے خورشیدؔ ہے نصیب
شامل غمِ حسینؓ ہے میری نجات میں

Marfat.com

سلام

سرِ افلاک سخن دیدۂ خونبار کے ساتھ
محوِ پیکار ہے خورشید شبِ تار کے ساتھ

میرے ہر حرف میں ہے کرب و بلا کی تاثیر
ذہن روشن ہے تریؑ فکرِ گہربار کے ساتھ

کٹ گیا سارا گھرانہ ہی میانِ مقتل
کون ہے گریہ کناں عابدِ بیمارؑ کے ساتھ

Marfat.com

ساتھ مشکیزے کے بازو بھی قلم کر ڈالے
یہ ہوا حادثہ عباسِ علمدارؑ کے ساتھ

کچھ فراغت ہو مُیسر ، سخن آغاز کروں
محوِ گریہ ابھی خامہ ہے عزا دار کے ساتھ

مسلکِ اہلِ محبت ہے حسینی منشور
کیسے وابستہ رہیں ہم کسی دربار کے ساتھ

میں حسینؑ ابنِ علیؑ کے ہوں غلاموں کا غلام
بس یہ نسبت ہے مری حیدرِ کرّارؑ کے ساتھ

خود کلامی سے تو بہتر ہے خموشی خورشید
حُسنِ گفتار ہے بے باکیٔ اظہار کے ساتھ

Marfat.com

سلام

ظلمت کدوں میں دن کا اُجالا حسینؓ ہے
فکر و عمل کا آئینہ خانہ حسینؓ ہے

دشتِ بلا کو جس نے چمن زار کر دیا
صحرا میں مثلِ موجۂ دریا حسینؓ ہے

اے چشمِ آبِ جُو تیری غیرت کو کیا ہوا
میدانِ کارزار میں پیاسا حسینؓ ہے

تم پر ہزار تُف ہے یزیدانِ کربلا
فوجِ بلا کے سامنے تنہا حسینؓ ہے

اے شہرِ بد نہاد تجھے کچھ خبر بھی ہے
آقائے دو جہاںؐ کا نواسہ حسینؓ ہے

Marfat.com

شانِ سوارِ دوشِ رسالتمآبؐ دیکھ
ناناؐ کو اپنی جان سے پیارا حسینؓ ہے

فکرِ حسینیت کی حفاظت ہے فرضِ عین
دینِ محمدی کا اثاثہ حسینؓ ہے

تیری مخالفت ہے برائے مخالفت
دنیا پکارتی ہے ہمارا حسینؓ ہے

رَن میں جنابِ حُرؓ نے یہ نعرہ کیا بلند
لوگو مری نجات کا رستہ حسینؓ ہے

دنیا کے مال و زر کی نہیں اس کو احتیاج
مومن کا دل تو طالبِ مولا حسینؓ ہے

اس دل میں اور کیا ہے بجز حبِ اہلِ بیتؓ
جس قصرِ فکر و فن کا دریچہ حسینؓ ہے

اللہ کے حضور وہی سرخرو ہوا
خورشیدؔ جس سخن کا حوالہ حسینؓ ہے

Marfat.com

سلام

خیال و فکر کی وابستگی حسینؑ سے ہے
مرا شعور میری آگہی حسینؑ سے ہے

غمِ حسینؑ ہے سرمایۂ ہنر میرا
مرا کلام ، مری شاعری حسینؑ سے ہے

مہک رہے ہیں لبوں پر گلاب حرفوں کے
مرے سخن میں ترو تازگی حسینؑ سے ہے

اسی کے غم سے ہوئی معتبر مری ہستی
مری ممات ، مری زندگی حسینؑ سے ہے

حسینؑ ہی سے تعلق ہمارا کل بھی تھا
ہماری آج بھی وابستگی حسینؑ سے ہے

Marfat.com

پھر اِحتیاج ہے اس عصرِ بے امانی کو
یہ عرضداشت مری آخری حسینؑ سے ہے

اگر ہے ربط ترا وقت کے یزیدوں سے
تو میں کہوں گا تری دشمنی حسینؑ سے ہے

تلاشِ امن و سکون میں بھٹک رہے ہو کہاں
بھرے جہاں میں فقط آشتی حسینؑ سے ہے

یزیدِ وقت سے تیری ہے رسم و راہ کبھی
ترا تعلقِ خاطر کبھی حسینؑ سے ہے

اسی کے خوں سے ہے روشن چراغِ مصطفویؐ
رُخِ حیات پہ تابندگی حسینؑ سے ہے

مرا بھی نام غلامانِ اہلِ بیتؑ میں ہے
مجھے یہ فخر کہ نسبت مری حسینؑ سے ہے

میں اس سے بڑھ کے کروں اور کیا بیاں خورشید
حسینؑ بنتِ نبیؐ سے، نبیؐ حسینؑ سے ہے

Marfat.com

سلام

کسی کی جیت کربلا ، کسی کی مات کربلا
کسی کی زندگی کو دے گئی ثبات کربلا

مرے خیال و فکر کی نمو اسی دیار سے
مری حیات کربلا ، مری ممات کربلا

لہو لہو ہے موج ہائے دجلۂ سخن ابھی
دکھائی دے رہی پھر "لب فرات" کربلا

Marfat.com

مرے لیے تو کربلا ہے روشنی کا مُستقر
مگر ہے تیرے بخت میں سیاہ رات کربلا

یہ سب علامتیں ہیں میرے عہد کی حقیقتیں
منافقت ، فریب ، جبر ، حادثات کربلا

اُمڈ رہا ہے سیلِ اشک دیدۂ خیال میں
سنا رہی ہے رنج و غم کے واقعات کربلا

Marfat.com

سلام

مرے دشتِ سخن کو گُل بہ داماں کر دیا تو نے
مرے اَشعار کو لعلِ بدخشاں کر دیا تو نے

مرے اَفکار کو بخشی ہے تو نے ایسی بے باکی
مری نوکِ قلم کو تیغِ بُرّاں کر دیا تو نے

اُتر آیا مری آنکھوں میں تیریؑ یاد کا موسم
مری ہر شام کو ''شامِ غریباں'' کر دیا تو نے

Marfat.com

عطا کر کے غمِ شبیرؑ کا رختِ سفر ہم کو
سفر یہ زندگی کا کتنا آساں کر دیا تو نے

عزاداروں میں تیرےؑ ، دنیا والے ہی نہیں شامل
فلک پر چاند تاروں کو بھی گریاں کر دیا تو نے

سرِ مقتل بہتر جانثاروں کا لہو دے کر
"حسینؑ ابنِ علیؑ دنیا کو حیراں کر دیا تو نے"

جنونِ عشق بازی لے گیا جاں وار کر اپنی
خرد کو اس طرح سر در گریباں کر دیا تو نے

زمینِ کربلا کو اپنے خوں سے تازگی دے کر
ہر اِک ذرّے کو خورشید درخشاں کر دیا تو نے

Marfat.com

سلام

اے شہیدِ کربلا ، عالی مقام
تیری آمد پر ہوئے ہم شاد کام

سبطِ پیغمبرؐ ، علیؑ کے نورِ عین
فاطمہؑ کے لاڈلے ، ذی احتشام

تُوؑ نے خوں دے کر بچایا دین کو
آفریں تجھ پر اِمام ابنِ امامؑ

Marfat.com

فخر کرتی ہے زمینِ کربلا
آسمانِ صبر کے ماہِ تمام

تیریؑ خدمت میں بصد عجز و نیاز
پیش کرتا ہوں عقیدت کے سلام

جس کو اہلِ بیتؑ سے اُلفت نہیں
اس کو حاصل ہو نہیں سکتا دوام

یہ ترا خورشیدؔ یہ تیرا فقیر
تیریؑ نسبت سے ہوا روشن ضمیر

Marfat.com

سلام

ہر حرف مرا حق و صداقت کی زباں ہو
مجھ کو بھی عطا جرأتِ اظہارِ بیاں ہو

اے نوکِ قلم مدحتِ شبیرؑ رقم کر
یہ نام تری عظمت و شوکت کا نشاں ہو

ہر عہد ترےؑ عہد کی تقلید کرے گا
ماضی ہو کہ فردا ہو کہ عہدِ گزراں ہو

Marfat.com

گر اُسوۂ شبیرؓ سے نسبت ہے تمہاری
مثلِ خس و خاشاکِ ہر اک سنگِ گراں ہو

ناواقفِ آدابِ محبت ہے ترا فن
اشعار میں تیرے نہ اگر سوزِ نہاں ہو

وہ دل ہی نہیں ، جس میں نہیں ہے غمِ شبیرؓ
وہ آنکھ نہیں جو نہ کبھی گریہ کناں ہو

جب رَن میں کسی سمت سے آواز نہ آئی
زینبؓ نے پکارا مرے ماں جائے کہاں ہو

روشن ہے تریؑ یاد سے خورشیدِ تخیل
پھر کیوں نہ جُدا سب سے مرا حسنِ بیاں ہو

Marfat.com

سلام

حریمِ ناز میں یکتا حسینؑ جیسا کہاں
نبیؐ کی آنکھ کا تارا حسینؑ جیسا کہاں

نشانِ جادۂ منزل ہے کس کا نقشِ قدم
کسی کا نقشِ کفِ پا حسینؑ جیسا کہاں

بیاں ہو کس سے بھلا شانِ بندۂ مومن
مرے خدا ترا بندہ ، حسینؑ جیسا کہاں

Marfat.com

ہمیں بھی جامِ شہادت نصیب ہو یارب
مگر نصیب ہمارا حسینؑ جیسا کہاں

پکارتی ہے ابھی تک زمینِ کرب و بلا
زمینِ کرب پہ پیاسا حسینؑ جیسا کہاں

جو اپنے نام و نسب پر ہیں مُفتخر سن لیں
کسی کا اُسوۂ حسنہ حسینؑ جیسا کہاں

اَزل سے عشق کا جاری ہے سلسلہ لیکن
جہانِ عشق میں چرچا حسینؑ جیسا کہاں

حُسینیت سے ملی آشتی زمانے کو
غم و اَلم کا مداوا حسینؑ جیسا کہاں

فرازِ دار پہ پہنچا جو، سرفراز ہوا
امینِ دیدۂ بینا حسینؑ جیسا کہاں

Marfat.com

حسینؑ صبر و رضا کا اِک استعارہ ہے
مقامِ ارفع و اعلیٰ حسینؑ جیسا کہاں

لہو لہو ہے فضا ہر طرف گلستاں کی
لہو سے سرخرو چہرہ حسینؑ جیسا کہاں

شجر کی چھاؤں سکوں بخش ہے مگر خورشیدؔ
کسی درخت کا سایا حسینؑ جیسا کہاں

Marfat.com

قطعہ

فیصلہ وقت کے منصف نے ترے حق میں دیا
جو مخالف تھا ترا جیت کے بھی ہار گیا
اپناخوں دے کے جسے تُو نے کیا تھا روشن
وہ دیا تیز ہواؤں میں سدا جلتا رہا

Marfat.com

سلام

گزرا ہے ایک ایسا بھی عالم ''فرات'' پر
ہوتا رہا ہے آگ کا ماتم ''فرات'' پر

سنتا تھا کون اصغرِ معصومؑ کی صدا
چھایا ہوا تھا جبر کا موسم ''فرات'' پر

جاں دے کے عشق زندۂ جاوید ہو گیا
جھوٹی اَنا نے توڑ دیا دَم ''فرات'' پر

Marfat.com

ہر اک قلم نے ایک سا قرطاسِ وقت پر
لکھا ہے اشکِ خون سے کالم "فرات" پر

موجیں لہو لہو ہیں کنارے لہو لہو
گزرا ہے کتنا شاق ترا غم "فرات" پر

شاہؑ کہہ رہے تھے ساقیِ کوثرؑ مدد مدد
کب سے کھڑے ہیں تشنہ دہن ہم "فرات" پر

نادیدہ اِضطراب تھا خورشید دیدنی
پانی کی موج موج تھی برہم "فرات" پر

Marfat.com

اِبتلائے کربلا

کب تلک جاری رہے گی اِبتلائے کربلا
اے خدائے کربلا ، اے ناخدائے کربلا

سلسلہ در سلسلہ کرب و بلا کا معرکہ
اِبتدائے کربلا تا اِنتہائے کربلا

تا اَبد روشن رہیں گے مہر و اَنجم کی طرح
ثبت ہیں تاریخ میں جو نقش ہائے کربلا

ڈال دینا کربلا کی خاک میری خاک پر
کربلا کی خاک ہے ، خاکِ شفائے کربلا

نالہ و شیون میں ہے مصروف دریائے فرات
سن رہا ہوں ایک مدت سے صدائے کربلا

Marfat.com

تُو نے اپنے خون سے ہر سُو اُجالا کر دیا
اے شہیدِ کربلا ، ماہِ لقائے کربلا

اے حسینؓ ابنِ علیؓ تیری شہادت کی قسم
تا اَبد کرتی رہے گی ہائے ہائے کربلا

کربلا کی دین ہیں فکر و شعور و آگہی
دولتِ شعر و سخن بھی ہے عطائے کربلا

چل پڑا اس کے مٹانے کو حسینؓ قافلہ
جس یزیدی نے جہاں ڈالی بنائے کربلا

ہوں مبارک تم کو یہ عیش و طرب کے زمزمے
مجھ کو مت چھیڑو کہ میں ہوں مبتلائے کربلا

بے زبانی کو زباں بخشی ہے تیریؓ فکر نے
ہر زبانِ بے زباں ہے ہمنوائے کربلا

پُر تموّج آج بھی خورشید آتی ہے نظر
دشتِ فکر و آگہی میں آبنائے کربلا

Marfat.com

سلام

خدا کرے کہ رہوں میں سدا حسینؓ کے ساتھ
کبھی نہ ختم ہو یہ رابطہ حسینؓ کے ساتھ

صداقتوں کو کبھی مات ہو نہیں سکتی
جُڑا رہے گا اگر سلسلہ حسینؓ کے ساتھ

تجھے حسینؓ کے نقشِ قدم سے کیا حاصل
اگر نہیں ہے ترا واسطہ حسینؓ کے ساتھ

Marfat.com

جو ظلم و جور و ستم کے خلاف لکھا گیا
وہ حرف حرف امر ہو گیا حسینؑ کے ساتھ

قدم قدم پہ مشیّت نے رہنمائی کی
چلا دیئے سے جب قافلہ حسینؑ کے ساتھ

حیات کیوں نہ کرے ناز اپنی قسمت پر
اسے ملا ہے مقامِ بقا حسینؑ کے ساتھ

کتابِ عشق و محبت کے باب میں خورشید
رقم ہے عظمتِ صبر و رضا حسینؑ کے ساتھ

Marfat.com

سلام

حسینؑ عالی نسب ہے ، حسینؑ عالی صفات
حسینیت سے ملا ہے صداقتوں کو ثبات

نقیبِ راہِ صداقت ، شہیدِ کرب وبلا
سجی ہے تیرے لہو سے یہ بزمِ کائنات

بیان کیسے کروں تیریؑ شانِ بے پایاں
کہاں مقام ترا اور کہاں مری اوقات

Marfat.com

جھلستی دھوپ مرا کیا بگاڑ پائے گی
خدا کا شکر کہ ہوں زیرِ سایۂ سادات

ہے تیریؑ فکر سے آباد ، میرا قصرِ سخن
ہیں میرے حرف وقلم تیرے عشق کی سوغات

ہر ایک عہد ہے نازاں تری شہادت پر
حسینؑ ابنِ علیؑ ، سبطِ فخرِ موجوداتؐ

ہو تیرا نقشِ قدم ، میرا جادۂ منزل
ترے سلام میں مصروف میں رہوں دن رات

Marfat.com

سلام

حسینؑ صبر و رضا کے پیکر ، سلام تجھ پر
نبیؐ کے دلبند ، جانِ حیدرؑ ، سلام تجھ پر

امامِ عالیؑ ، مقامِ عالی ، ملا ہے تجھ کو
رہِ صداقت میں جان دے کر ، سلام تجھ پر

تری شہادت کی دے رہا ہے جہاں گواہی
حسینؑ میرا سلام تجھ پر ، سلام تجھ پر

Marfat.com

بقائے انسانیت کی خاطر کیے ہیں قرباں
میانِ دشتِ بلا ، بہتر ، سلام تجھ پر

ترےؑ ہی نقشِ قدم پہ چلتی رہے گی دنیا
حُسینیت کے عظیم رہبر ، سلام تجھ پر

ہراک لب پر تری شجاعت کا تذکرہ ہے
اے مردِ میدان ، اے دلاور ، سلام تجھ پر

تریؑ عزیمت کو چشمِ حیرت سے تک رہے ہیں
فلک پہ خورشید و ماہ و اختر سلام تجھ پر

Marfat.com

سلام

کتابِ عشق کا جب انتساب لکھا گیا
حسینؑ ابنِ علیؑ بوترابؑ لکھا گیا

بطورِ خاص وہاں ذکرِ اہلِ بیتؑ ہوا
جہاں بھی عزم وعزیمت کا باب لکھا گیا

صداقتوں سے گریزاں رہا جو حرفِ سخن
اسے ہمیشہ ہی زیرِ عتاب لکھا گیا

Marfat.com

جہاں بھی عظمتِ انسانیت کی بات چلی
حسینیتؑ کو سرِ انتخاب لکھا گیا

فضائے دہر پہ جب موسمِ ستم چھایا
حسینی فکر کو مثلِ سحاب لکھا گیا

رہا جو اُسوۂ شبیرؑ پر سدا قائم
رہِ وفا میں اسے کامیاب لکھا گیا

قبولیت کی سند اس کو مل گئی خورشیدؔ
سلامِ شوق جو بہرِ ثواب لکھا گیا

Marfat.com

سلام

اے حسینؓ ابنِ علیؓ تیری امامت کو سلام
تیری عظمت کو ، عزیمت کو شہادت کو سلام

تیرے فرمودات پر حرف و قلم کو ناز ہے
اے خطیبِ کربلا تیری خطابت کو سلام

ایک پل میں کر دیا باطل کو تو نے مسترد
تیری جرأت کو ترے انکارِ بیعت کو سلام

Marfat.com

چُن لیا اپنے لیے تو نے صراطِ مستقیم
تیری حکمت کو تری فہم و فراست کو سلام

کر دیا راہِ خدا میں گھر کا گھر تو نے نثار
جذبۂ ایثار کو تیری سخاوت کو سلام

اے شہِ کرب وبلا،اے فاطمہؓ کے نورِ عین
تیری رفعت کو تیری شانِ فضیلت کو سلام

روند ڈالا توؔ نے اک پل میں غرورِ خسروی
اے شہیدِ تشنہ لب تیری شجاعت کو سلام

Marfat.com

سلام

ملا قرار مرے بے قرار لفظوں کو
حُسینیت نے دیا اعتبار لفظوں کو

ہر ایک حرف ہے رنج و الم میں ڈوبا ہوا
کیا ہے غم نے ترےؑ سوگوار لفظوں کو

خدا کرے کہ تری شان ہو رقم مولاؑ
خدا کرے کہ ملے اختیار لفظوں کو

Marfat.com

تریؓ عزیمت و عظمت پہ ہے نثار قلم
ترے وقار نے بخشا وقار لفظوں کو

مرے کلام کی تاثیر جو بدل ڈالے
وہ حسن کر دے عطا ، کردگار لفظوں کو

غمِ حسینؓ کو تجسیم کرنا باقی ہے
ملے گا تب ہی زرِ افتخار لفظوں کو

حسینؓ ابنِ علیؓ تیرے عشقِ صادق نے
بنا دیا ہے گلِ نو بہار لفظوں کو

Marfat.com

سلام

سرورِ کونینؐ کا نورِ نظر سجدے میں ہے
حیدرِ کرارؓ کا لختِ جگر سجدے میں ہے

کیا نہیں معلوم تجھ کو اے زمینِ کربلا
اک امامِ وقت تیری خاک پر سجدے میں ہے

ذرہ ذرہ ضوفشاں ہے کربلا کی ریت کا
ایسے لگتا ہے کوئی رشکِ قمر سجدے میں ہے

Marfat.com

عبدیت کا منصب اعلیٰ ہے اس کا افتخار
اپنے رب کے سامنے جو سر بسر سجدے میں ہے

یہ تری تربیتِ عظمیٰ کی ہے زندہ مثال
فاطمہؑ بنتِ نبیؐ تیرا پسر سجدے میں ہے

چار جانب جنگ کا میدان ہے خورشیدؔ گرم
اور اک مردِ دلاور بے خطر سجدے میں ہے

Marfat.com

سلام

کتنی غم انگیز ہے ، سبطِ نبیؐ کی داستاں
کیسے بھولے گا جہاں ابنِ علیؓ کی داستاں

خونِ اصغرؑ سے رقم ہے صفحۂ تاریخ پر
طفلکِ بے شِیر کی تشنہ لبی کی داستاں

جو بھی سنتا ہے وہ ہو جاتا ہے غم سے مضمحل
کربلا والو! تمہاری بے بسی کی داستاں

Marfat.com

اب کسی صورت دلوں سے محو ہو سکتی نہیں
ہو گئی ازبر حسینؑ آ گہی کی داستاں

سارا کنبہ کر دیا قربان راہِ عشق میں
یاد ہے ہم کو ترئؑ دریا دلی کی داستاں

دیدۂ بینا سے مخفی رہ نہیں سکتی کبھی
ریت کے ذرّوں پہ لکھی روشنی کی داستاں

آج بھی خورشیدؔ لوحِ وقت پر تحریر ہے
شام کے زندانیوں کے بے کسی کی داستاں

Marfat.com

سلام

لہُو سے سرخ ہے تاریخِ انقلابِ حسینؓ
جلی حروف سے لکھا گیا نصابِ حسینؓ

جنابِ حُرؓ کا مقدر نہ کیوں ہو بار آور
ہوا ہے دشتِ بلا میں وہ ہمرکابِ حسینؓ

مرا حسینؓ تو سورج مثال ہے لوگو!
نہ لا سکے گی کوئی چشمِ شوق تابِ حسینؓ

Marfat.com

خدا کے دین پہ آئے نہ کوئی آنچ کبھی
نہیں تھا اِس کے سوا کوئی اضطرابِ حسینؑ

قضا بھی دیکھ کر اصغرؑ کی لاش رونے لگی
جھلستی دھوپ میں مُرجھا گیا گلابِ حسینؑ

فضائے کرب و بلا درد سے بِلک اُٹھی
تھا سوز و کرب میں ڈوبا ہوا خطابِ حسینؑ

خدا کی راہ میں خورشیدؔ ، نذرِ جاں کر کے
نبیؐ کے دین کے وارث ہوئے جنابِ حسینؑ

Marfat.com

سلام

اے شاہِ کربلاؑ ترے کردار کو سلام
تیریؑ انا کو جذبۂ پندار کو سلام

تو نے امیرِ شہر کی بیعت نہ کی قبول
سو بار تیری جرأتِ انکار کو سلام

میدانِ کارزار میں پیاسا نکل پڑا
تیری ادائے عظمتِ پیکار کو سلام

Marfat.com

جس کے تھا ایک پاؤں کی ٹھوکر میں تخت وتاج
کرتا وہ کیسے جُبّہ و دستار کو سلام

میں ہی نہیں ، جہاں بھی بصدِ عجز واحترام
کرتا ہے ابنِ حیدرِ کرارؑ کو سلام

جس نے اندھیری شب کو اُجالوں سے بھر دیا
اُس روشنی کے سرمدی مینار کو سلام

بعد از سلام شاہِ شہیدانِ کربلا
خورشیدؔ ، میرا عابدِ بیمار کو سلام

Marfat.com

سلام

ہے العطش کی صداؤں سے کربلا آباد
یہ کس نے خون سے صحرا کو کر دیا آباد

ہمیشہ اس میں مہکتے رہیں وفا کے گلاب
یہ میرے دل کا چمن زار ہو ، خدا آباد

مٹے گا نام و نشاں جھوٹ کی سیاست کا
صداقتوں کا رہے گا جہاں سدا آباد

Marfat.com

امامِ صبر و رضاؑ ، اے شہیدِ کرب و بلا
ترےؑ لہو سے ہوا دشتِ نینوا آباد

نشانِ جادۂ منزل ہیں ترےؑ نقشِ قدم
رہیں گے تا بہ ابد تیرے نقشِ پا آباد

فروغِ دین کا باعث انائے شبیریؑ
ہے اس کی فکر سے گلزارِ مصطفٰےؐ آباد

ہے اس کے عشق کی مشعل سے شبکدہ روشن
ہے اس کے ذکر سے خورشیدؔ غم کدہ آباد

Marfat.com

سلام

خون دے کر جسے کیا روشن
وہ رہے گا دیا ، سدا روشن

دشتِ کرب و بلا ترا دامن
خونِ شبیرؑ سے ہوا روشن

کیسی پائی تھی روشنی تو نے
جس نے عالم کو کر دیا روشن

Marfat.com

جس زمیں پر تو سجدہ ریز ہوا
اس کا ہر ذرہ ہو گیا روشن

بادِ صر صر جسے بجھا نہ سکی
کر دیا تو نے وہ دیا روشن

کس کے غم کا چراغ جل اُٹھا
کر دیا جس نے شب کدہ روشن

چھٹ گئے ظلم و جبر کے بادل
کوئی خورشیدؔ ہو گیا روشن

Marfat.com

سلام

یہ کس نے اپنے لہو سے جلا دیا ہے چراغ
ہر ایک ریت کا ذرہ بنا دیا ہے چراغ

یہ کون دشت میں سورج بکف چلا آیا
یزیدیت کا یہ کس نے بجھا دیا ہے چراغ

دل و نگاہ کی شاخوں پہ جل اُٹھے فانوس
یہ کس نے کشتِ بدن میں اُگا دیا ہے چراغ

Marfat.com

"جسے ہو جانا بڑے شوق سے چلا جائے"
مرے امام نے دیکھو بجھا دیا ہے چراغ

یہ اور بات کہ اُمت نے طاقِ نسیاں پر
خود اپنے ہاتھ سے گویا سجا دیا ہے چراغ

حسینؓ ابنِ علیؓ کے سوا نہیں کوئی
زمیں کو جس کی ضیاء نے بنا دیا ہے چراغ

جو رہ نوردِ رہِ عشق ہیں انہیں خورشید
امامِ صبر و رضاؓ نے دکھا دیا ہے چراغ

Marfat.com

Marfat.com

الفاظ وہی ہیں جو ہم آپ صبح سے شام تک بولتے اور سنتے ہیں لیکن جب یہی پیکرِ شعر میں ڈھلتے ہیں تو کچھ سے کچھ اور ہو جاتے ہیں۔ اور اگر موضوعِ سخن وہ مقدس ہستیاں ہوں جن کی پاکیزگی اور تقدس کی گواہی خود حق تعالیٰ نے آیۂ تطہیر میں دی ہے تو ان کی لفظوں سے وہ روشنی پھوٹتی ہے جو ازل تاب بھی ہے اور ابد گیر بھی۔ خورشید بیگ میلسوی خوش نصیب ہیں کہ قسامِ ازل نے ان کو وہ سعادت صلاحیت بخشی جس نے ان کی ہنرمندی سے آمیز ہو کر ایسے نقش ابھارے جو شاعر کے منصب و توقیر میں اضافے کا سبب ہی نہیں بلکہ بارگاہِ احد میں بھی حد درجہ پسندیدہ و مقبول ہیں۔ خورشید بیگ میلسوی کی اولین شناخت ایک غزل گو کی حیثیت سے ہوئی۔ وہ ایک ایسے شاعر ہیں جو ادبی مراکز سے دور، دوستی سے بے نیاز ایک دور افتادہ گوشے میں اپنا چراغِ فن روشن کیے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے ایک عمر غزل کی دشت پیمائی میں گزاری جیسے یہ تمام مشق و مہارت صرف اسی لئے تھی کہ وہ رفیع تر اصنافِ سخن کی آبیاری میں کام آئے۔ غزل کے مجموعوں کے بعد نعت اور پھر حمد اور اب سلام و منقبت کے میدان میں ان کے اشہبِ قلم کی جولانی سے ان کے تخلیقی وفور کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ پیشِ نظر مجموعہ ''مکافاتِ وقت'' کا مطالعہ کرتے ہوئے قدم قدم پر اس شیفتگی، فدویت اور جاں سپاری کا پتا چلتا ہے جس کو شاعری کی باطنی تائید حاصل ہے۔ اسی لئے ان کے شعر میں تاثیر کا وہ جوہر خود بخود پیدا ہو گیا ہے جس کی آرزو ہر شاعر کو رہتی ہے۔

ڈاکٹر توصیف تبسم

Marfat.com